ہفت روزہ

عید نمبر

خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۷ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء

۳۷ پیسے

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین © لاہور

عید آ گئی

عبدالحمید خان شوقؔ پورسٹل انسٹی ٹیوشن۔ لاہور

عید آ گئی ہے جامِ مسرت لئے ہوئے
یعنی شرابِ راحت و فرحت لئے ہوئے

خورشید نورِ عید کا آخر طلوع ہوا
اپنی جلو میں روزِ سعادت لئے ہوئے

بجتے ہیں شادیانے مسرت کے چارسو
آئی ہے عید شوکت و عظمت لئے ہوئے

پیر و جوان پھرتے ہیں پہنے لباسِ نو
سامانِ صد مسرت و زینت لئے ہوئے

مومن ہوئے ہیں جوشِ مسرت سے ہمکنار
دل میں خلوص مہر و محبت لئے ہوئے

فارغ ہوئے نماز سے خطبہ ہیں سن رہے
بیٹھے ہوئے ہیں کیفِ عبادت لئے ہوئے

اک دوسرے سے کرتے ہیں باہم معانقہ
اپنے دلوں میں جذبِ اخوت لئے ہوئے

کچھ حد انبساط نہیں ہے بروزِ عید
ماہِ صیام کی ہیں حلاوت لئے ہوئے

دن رات مستِ عشقِ خدا و رسولؐ میں
چہروں پہ اپنے نورِ ریاضت لئے ہوئے

تعریف ہے خدا و پیمبرؐ کی شوقؔ بس
بیٹھا ہوں حمد و نعت کی دولت لئے ہوئے

آج کا دن

نور محمد انورؔ۔ کالاباغ

عید کے دن شادماں ہے ہر مسلماں باشعور
اس کی آمد دیتی ہے مسلم کو پیغامِ سرور

صبح کی پہلی کرن لائی نویدِ جاں فزا
گونج اٹھی سارے عالم میں صدائے مرحبا

آج کا دن ہے مبارک روزہ داروں کیلئے
بابِ رحمت ہے کھلا مولا کے پیاروں کے لئے

آج کا دن خیر و برکت کا پیامِ جانفزا
چھا گئی ہے سارے عالم پر مسرت کی گھٹا

آج کا دن ہے مسلماں کے لئے روزِ سعید
غرۂ شوال اس کو دیتا ہے پیغامِ عید

آج کا دن دیتا ہے حلم و مروت کا پیام
آج کا دن ہے مبارک قابلِ صد احترام

آج کا دن عید ہے پر اُس مسلماں کے لئے
جو رہا ہے بھوکا پیاسا حق کے فرماں کیلئے

آج اے انورؔ خطائیں بخشوانے کیلئے
جاتے ہیں مسجد کو صائم سر جھکانے کیلئے

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
فون نمبر ۶۷۵۴۵

جلد ۶ | ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۶۱ء | شمارہ ۴۵

عالمی سیاست کا اثر الجزائر پر

قرآن کے وعدے سچے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فرمودہ اٹل ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی ہزار سالہ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ جب انہوں نے دین کی خدمت کو مقصد بنایا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی مدد فرمائی اگر ظاہری اسباب و ذرائع میں کمی ہو تو وہ غیب سے سامان پیدا فرما دیتا رہا ہے اور جب انہوں نے دین کو چھوڑا۔ اسلام سے بے اعتنائی برتی وہ مخذول و نامراد ہوئے۔

مسلمانوں کیلئے یہی آسمانی اصول آج بھی کار فرما ہے۔ الجزائری عربوں نے کفر کے خلاف مسلسل جد وجہد کی۔ انہوں نے کفر کے مقابلہ میں اسلام کو بلند کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ گویا چیونٹیوں نے ہاتھیوں کے لشکر پر حملہ کر دیا۔

مادی دنیا یہ باور نہیں کر سکتی کہ قوت و ضعف اور توانائی و ناتوانی کی جنگ میں کمزور بھی کبھی جیت سکتا ہے۔؟ مگر ہمارا ایمان ہے۔ اگر ہم صبر و صلوٰۃ کو وسیلۂ ظفر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ثابت قدمی کے دو ظاہری اور باطنی اسلحہ کو تھامے رہیں تو وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ کا منظر سامنے آ جانا یقینی ہو جاتا ہے۔

اس الحاد و مادیّت کے دَور میں بھی چشمِ بینا اور دلِ دانا کے لئے سامانِ عبرت موجود ہے۔ کون کہہ سکتا تھا۔

کہ الجزائری عربوں کے سامنے جنرل ڈیگال اتنے جُھک جائیں گے۔ کہ وہ اچانک دھڑلے سے یہ اعلان کریں گے کہ الجزائر کا فیصلہ صرف الجزائری کر سکتے ہیں۔ الجزائر الجزائریوں کا ہے

عید مبارک

ادارۂ "خدام الدّین" عید الفطر کے موقع پر
قارئینِ کرام کی خدمت میں ھدیۂ تبریک پیش کرتا ہے

اور وہ حریت پسندوں اور غازیوں کے ساتھ بلا شرط بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ ڈیگال کی پہلی شرط کہ پہلے جنگ بند کی جائے تب بات چیت ہو سکتی ہے آئی گئی ہو گئی۔ امریکہ کے صدر مسٹر کینیڈی اعلان کرتے ہیں کہ الجزائر میں قیام امن ضروری ہے۔ اور میں الجزائریوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرتا ہوں۔

ٹیونس کے صدر حبیب بورقیبہ کی ڈیگال سے گفتگو ہو جاتی ہے۔ پھر وہ مراکش کے نئے بادشاہ سے بھی ملتے ہیں۔ پھر فوراً ہوائی جہاز کے ذریعہ الجزائر کی عارضی حکومت کے صدر .... فرحت عباس سے ملنے جاتے ہیں۔ مگر عین سوار ہونے کے وقت جہاز کا اڑنا ملتوی ہو جاتا ہے۔ اور پہلے

اتحاد المغرب کی بات چیت ضروری ہو جاتی ہے۔

آپ کچھ سمجھے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی دعائیں سُن لیں۔ الجزائر کے مجاہدین کی قربانیاں قبول کر لیں۔ اب وہ لیلائے آزادی سے ہمکنار ہوا ہی چاہتے ہیں۔

اللہ اکبر! کہاں فرانس، ہاں ظالم فرانس اور برخود غلط فرانس۔ اور امریکہ و برطانیہ کا حلیف فرانس، اور کہاں یکایک یہ تبدیلی۔ یہ سب غیبی امداد اور نصرتِ الٰہیّہ کا نزول ہے

مغربی طاقتوں کی سرد جنگ جو روس سے جاری ہے۔ وہ گرم جنگ سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئی۔ جیسے برطانیہ نے دوسری جنگ عظیم کے بعد فوراً ہی ہندوستان کو آزاد کرنا قرین مصلحت سمجھا۔ اسی طرح مذکورہ سرد جنگ کے نتیجہ میں بہت سے کمزور ملکوں نے فائدہ اٹھایا۔

یا تو روس جنوبی گرم سمندروں کے قریب نہیں پھٹک سکتا تھا۔ یا اب وہ افریقہ کے کانگو میں ٹانگ اڑا رہا ہے۔ اور اس کا صدر مراکش، گھانا وغیرہ افریقی ملکوں کا دورہ کرنا۔ بلکہ مراکش کو جو عرصہ سے امریکی امداد سے مستفیض ہو رہا تھا اور ہو رہا ہے فوراً چودہ جیٹ طیارے دے دیتا ہے۔ افریقہ میں روس کا اتنا عمل دخل اور الجزائریوں کو امداد دینے کا اعلان یقیناً امن پسند دنیا کے لئے تازیانۂ عبرت تھا۔

اس سے فرانس کو بھی اپنی سابقہ سیاست کے نتائج آنکھوں کے سامنے دکھنے لگے۔ الجزائر کا مسئلہ تمام عربوں بلکہ تمام مسلمانوں کے اتحاد کا بھی سبب بن رہا تھا۔ جن میں صدر ناصر جیسے سامراج دشمن شریک ہو رہے تھے۔ فرانس نے اب بعد از خرابیٔ بسیار اسی میں خیر سمجھی کہ (باقی صـ۹ پر دیکھئے)

احادیث الرسول ﷺ

عرفہ کے دن کے روزے کا بیان

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ اُنَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ .... فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ - متفق علیہ

ترجمہ:- حضرت ام فضلؓ بنت حارثؓ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن کے روزہ کی بابت ان کی موجودگی میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا۔ کہ (آج) آپ روزے سے ہیں۔ اور بعض نے کہا نہیں۔ پس میں نے آپ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی لیا۔

نفل روزوں کا بیان

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ - رواہ مسلم۔

ترجمہ:- حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تم کس طرح روزہ رکھتے ہو۔ آپ یہ سُن کر غضب ناک ہو گئے۔ عمرؓ نے آپؐ کے غصّہ کو دیکھا تو کہنا شروع کیا۔ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر، پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے خدا کے اور اس کے رسولؐ کے غصّہ سے۔ عمرؓ بار بار یہی کہتے رہے۔ یہاں تک کہ حضورؐ کا غصّہ فرو ہو گیا۔ پھر عمرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! اس شخص کا کیا حال ہے۔ جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا۔ نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ یعنی روزہ نہیں رکھا۔ پھر عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے۔ آپ نے فرمایا۔ کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے۔ فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا۔ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن روزہ نہ رکھے۔ فرمایا۔ میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی طاقت مجھ کو نصیب ہو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین روزے ہر مہینے کے اور رمضان سے رمضان تک یہ سارے سال کے۔ یعنی ہمیشہ کے روزے ہیں۔ یعنی ان کا ثواب ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ مجھ کو خدا سے امید ہے کہ یہ روزہ دُور کر دے گا گناہ اس سال کے جو اس سے پہلے کا ہے۔ اور گناہ اس سال کے جو اس کے بعد کا ہے۔ اور عاشورہ کے دن کا روزہ خدا سے امید ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ دور کر دے گا۔

پیر کے دن کے روزے کا بیان

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ - رواہ مسلم۔

ترجمہ:- حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ پیر کے روزہ کی بابت آپؐ نے فرمایا۔ میں اسی روز پیدا کیا گیا۔ اور اسی روز قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔

مہینہ کے تین روزوں کا بیان

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ - رواہ مسلم۔

ترجمہ:- حضرت معاذہ عدویہؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر میں نے پوچھا۔ مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ آپؐ کو اس کی پرواہ نہ تھی۔ جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (باقی ص۲ پر دیکھئے)

خُطْبَۂ یَوْمُ الْجُمُعَۃ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی۔ دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ:۔

کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی خوشخبری سُناتا ہے

اِس کے مُتعدّد شواہد

پہلا شاہد

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ لا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ قف وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرۃ پ ۲ ع ۱۹)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیدو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں، جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت۔ اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ ہدایت پانے والے وہ بندے ہیں۔ کہ جو مصیبت ان پر آئے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ جو تصرّف ہماری جانوں اور مالوں میں کرے۔ وہی ٹھیک ہے۔ اور کبھی جزع فزع نہیں کرتے اور یہی ہدایت پانیوالے ہیں۔

دُوسرا شاہد

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ ع ۲۸ پ ۲)۔

ترجمہ:۔ اور اللہ (تعالیٰ) سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو۔ کہ تم ضرور اس سے ملوگے۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری سُنا دو۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور یقین کرو۔ کہ اس اللہ تعالیٰ کے رو برو حاضر ہونے والے ہو۔ لہذا کوئی ایسا کام نہ کرو جو اس کی مرضی کے خلاف ہو تاکہ اس کے رو برو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

تیسرا شاہد

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(سورۃ التوبۃ ع ۱۴ پ ۱۱)۔

ترجمہ:۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، شکر کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے، اچھے کاموں کا حکم کرنے والے، بری باتوں سے روکنے والے۔ اللہ (تعالیٰ) کی حدوں کی حفاظت کرنے والے، اور ایسے مومنوں کو خوش خبری سُنا دے۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ ایسے مسلمان جو دس مذکورۃ الصدر صفتوں کے حامل ہوں گے۔ ان کو نجات کی خوشخبری سُنا رہے ہیں۔

چوتھا شاہد

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝

(سورۃ الحج ع ۵ پ ۱۷)۔

ترجمہ:۔ پھر تم سب کا معبود تو ایک اللہ ہی ہے۔ پس اسی کے فرمانبردار رہو۔ اور عاجزی کرنیوالوں کو خوشخبری سُنا دو۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ تمہارا معبود حقیقی فقط ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لہذا اسی ایک کی تابعداری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے رو برو عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دو کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو عاجزی کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

پانچواں شاہد

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورۃ الحج ع ۵ پ ۱۷)۔

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) کو نہ ان کا گوشت اور نہ ان کا خون پہنچتا ہے البتہ تمہاری پرہیزگاری اس کے ہاں پہنچتی ہے۔ اسی نے انہیں تمہارے تابع کر دیا۔ تاکہ تم اللہ (تعالیٰ) کی بزرگی بیان کرو۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ قربانی کا گوشت اور خون اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں پہنچتا۔ لیکن تم اپنے عزیز مال کو اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان کرتے ہو۔ اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر وقیمت ہے۔ اور ایسے قربانی کرنے والوں کو خوشخبری دی جاتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

چھٹا شاہد

وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ط وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ (سورۃ الاحقاف ع ۲ پ ۲۶)۔

ترجمہ:- اور اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب ہے۔ جو راہ نما اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے جو اسے سچا کرتی ہے۔ عربی زبان میں۔ ظالموں کو ڈرانے کے لئے اور نیکوں کو خوشخبری دینے کے لئے۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ اس قرآن مجید سے پہلے توراۃ اللہ تعالیٰ کی طرف خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نازل کی گئی تھی۔ اس کے بعد قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جو توراۃ کی تصدیق کرتا ہے۔ اور عربی زبان میں ہے۔ ظالموں کو ڈرانے کے لئے۔ اور نیکوں کو خوشخبری سنانے کے لئے نازل ہوا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُحْسِنِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ساتواں شاہد

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ یونس رکوع ۷ پارہ ۱۱)۔

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے۔ اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ (تعالیٰ) کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

حاصل

یہ ہے۔ کہ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور یہ ان کی بڑی کامیابی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

آٹھواں شاہد

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ الحدید ع ۲ پ ۲۷)

ترجمہ:- جس دن آپ ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے۔ کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہو گا۔ تمہیں آج ایسے باغوں کی خوشخبری ہے۔ کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔

حاصل

کہ آپ قیامت کے دن دیکھیں گے۔ کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کے سامنے سے اور ان کے داہنے نور دوڑ رہا ہو گا۔ اور ان کو ایسے باغوں میں رہنے کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ اور یہ حضرات ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

نواں شاہد

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورہ النحل رکوع ۱۲ پارہ ۱۴)۔

ترجمہ:- اور جس دن ہر ایک گروہ میں سے ان پر انہیں میں کا ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ اور تجھے ان پر گواہ بنائیں گے۔ اور ہم نے تجھ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

حاصل

یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک گروہ میں سے ان پر ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ اور وہ غالباً اس امت کا پیغمبر ہو گا۔ اور آپ کو یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے۔ اور ہم سے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔ یعنی قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ جس میں ہر چیز کے متعلق کافی بیان ہے۔ اور وہ قرآن مجید مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

دسواں شاہد

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ (سورۃ الزمر رکوع ۲ پارہ ۲۳)۔

ترجمہ:- اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے۔ پس میرے بندوں کو خوشخبری دو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

بقیہ:

احادیث الرسولؐ

(ص۲ سے آگے)

شوال کے چھ روزوں کا بیان

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رواہ مسلم۔

ترجمہ:- حضرت ابوایوبؓ انصاری کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص روزے رکھے رمضان کے۔ پھر چھ روزے رکھے شوال میں۔ تو گویا اس نے روزے رکھے ہمیشہ کے۔

عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ متفق علیہ۔

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں۔ کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے.... عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے۔

جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی

عید الفطر

تکبیر کی آواز

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

آپ نے سنا یہ ہر محلہ سے اور ہر گوشہ سے، ہر سڑک سے اور ہر چوراہے سے تکبیر کی آوازیں کیسی چلی آ رہی ہیں؟ گویا خدائے واحد کا کلمہ پڑھنے لگے۔ ریت کے ذرّے اور خاک کے بگولے اپنے رب کا نام جپنے لگے۔ مکانوں کے در و دیوار اور درختوں کے برگ وبار! آپ نے دیکھا! یہ بستی کے ہر ہر سمت سے کیسے امڈے چلے آ رہے ہیں؟ — رئیسانِ نامدار بھی، ان کے ادنیٰ خدمتگار بھی، عالم فاضل دیندار بھی اور جاہل مطلق گنوار بھی، جھکے جھکے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے والے بوڑھے بھی، اور دوڑتے اچھلتے کودتے چلنے والے بچے بھی، زردار بھی، نادار بھی، پیدل بھی سوار بھی، کوئی سائیکل پر، کوئی موٹر پر، کوئی یکّہ پر کوئی ٹانگے پر، ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے رمضان کے دن بھوکے اور پیاسے رہ رہ کر رمضان کی راتیں، رکوع و سجود، تسبیح و تلاوت میں رو رو کر گزاری ہیں۔ اور وہ بھی جو سال میں ایک بار بھی سجدے میں نہیں گرے۔ ایک بار بھی کعبہ کی طرف نہیں جھکے۔

آج سب کے سب رواں ہیں عیدگاہ کی طرف، ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ، اچھے اچھے کپڑوں کے ساتھ —!

یہ تفسیر ہو رہی ہے اس حدیث نبویؐ کی جس میں آیا ہے کہ عید کی فجر سے اللہ کا فرشتہ پکارتا رہتا ہے لوگوں کو عیدگاہ کی طرف۔ یہ عیدگاہ کا جماؤ اور جمگھٹا، یہ راستہ بھر نمازیوں کی ریل پیل، سال سال بھر کے بے نمازیوں کا ایک بہ یک نمازی بن جانا، یہ بڑے بڑے پرانے بے غسلوں کا کڑکڑاتے جاڑوں میں صبح سویرے غسل پر آمادہ ہو جانا، نازک خراموں کا گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں اتنی دور آنا اور جانا اگر غیبی پکارنے والے کی پکار کا اثر نہیں تو اور کیا ہے۔ تفسیر زبان سے نہیں، عمل سے ہے۔ قال سے نہیں، حال سے ہے ؎

گرچہ تفسیر بیاں را روشن گرست
لیکن عشق بے زباں روشن ترست

عید کا انتظار

عید آتی اپنے وقت پر ہے لیکن آمد آمد کیا کہنا چاہیئے کہ ایک مہینہ قبل سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور روزہ داروں کو جو بے شمار فرحتیں اسی دنیا میں نصیب رہتی ہیں ان میں سے ایک خاص فرحت یہ عید کا انتظار بھی ہے۔ ادھر رمضان آئے اُدھر عید کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ کہیں چھپ کر کہیں کھل کر عیدگاہ کی صفائی کا سفیدی کا اہتمام ہونے لگا۔ راستہ ٹھیک کیا جانے لگا۔ دوکانوں پر عید کے لئے نیا مال آنے لگا۔ میدہ کی باریک باریک سوئیاں دیکھئے تو نازک، اٹھائیے تو سبک بننے اور پکنے لگیں۔ رمضان ختم کے قریب آئے۔ اور ادھر چاند کا انتظار و اشتیاق دلوں سے زبانوں پر جگہ پانے لگا۔ جہاں دیکھئے یہی چرچا، جنتریاں دیکھی جا رہی ہیں۔ اندازوں کے پتھر چل رہے ہیں کہ چاند ۲۹ کا ہو گا یا ۳۰ کا، اسکولوں، کالجوں کے طالب علم کچہریوں دفتروں کے اہلکار عہدہ دار چھٹی کا حساب لگا رہے ہیں۔ روزہ خور غریب کو ان لذتوں کی کیا قدر —

لیجئے ماہِ مبارک کی ۲۹ ویں آ گئی۔

نہ پوچھئے آج چاند دیکھنے کے کیسے کیسے انتظام ہو رہے ہیں۔ بچوں بوڑھوں، بہتوں کے دلوں میں یہی ارمان کہ چاند آج ہی ہو جائے۔ کچھ اللہ والوں اور اللہ والیوں کی زبانوں پر یہ دعا بھی ہے کہ چاند آج کی جگہ کل ہو اور روزے تیسوں پورے ہو جائیں۔ شام کے انتظار میں گھڑیاں صبح ہی سے گنی جا رہی ہیں۔ اسلامی شہروں اور ریاستوں میں تو دُور دُور سے چاند کی خبر منگانے کے باضابطہ سرکاری انتظامات رہتے ہیں۔

عید کا چاند

جونہی شام ہوئی۔ روزے شمار نظریں آسمان پر جم گئیں۔ گویا آسمان پر کوئی قصیدہ کہا ہو۔ اس کے مطلع کی تلاش ہے۔ اور جو کہیں عین وقت پر ابر آ گیا تو نہ پوچھئے دلوں پر کیسی جھنجھلاہٹ چھا کر رہی۔

خدا خدا کر کے چاند نظر آیا۔ گولے پٹاخے چھوٹنے لگے۔ لیکن اس سے پہلے جس نے چاند دیکھا اس نے دعا پڑھی۔ اللہ اکبر! چاند بہت بڑا بہت روشن بہت چمکدار سہی، لیکن بڑائی اس میں کیا رکھی ہے۔ بڑا تو وہ ہے جس نے اس کو پیدا کیا۔ اللهم اهلّه علينا باليمن والايمان (اے ہمارے اچھے پروردگار چاند دکھا ہم کو ساتھ خیر و برکت اور ساتھ سلامتی اور ایمان کے) والسلامة والسلام اور ساتھ خیریت اور عافیت اور اسلام کے۔ والتوفيق لما تحب و ترضى اور ساتھ توفیق اس چیز کے جو تیری پسند و مرضی کے مطابق ہو۔ ربنا و ربك الله۔ گواہ رہ اے چاند! کہ اللہ ہی پروردگار ہے ہمارا بھی اور تیرا بھی۔ یہ اسلام کی مملکت ہے۔ یہاں تو بات بات پر دعا اور سلام اور قدم قدم پر اپنے مالک و مولا سے التجا۔

عید کی شب

وقت کے قدر شناس آج کی شب بھی خالی نہیں جانے دیتے۔ رمضان کی ایک ایک رات دولتوں سے مالا مال ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ وہی نعمتیں سب عید تک پھیلا دی جاتی ہیں۔ اللہ! اللہ! جب بندہ نوازیوں لٹانے پر آئے تو مانگنے والا، مانگنے میں کیوں کوئی کسر اٹھا رکھے۔ آج کی رات رات ہے دعاؤں کی، مناجاتوں کی، روحانیت کی، ربانیت کی۔ ادھر سے عبودیت کی، اُدھر سے

ربوبیت کی، فضلے کائنات میں ہر ہر سیڑھی پر ہر ہر WAVE LENGTH پر بارش ہوئی۔ رات رات بھر لطف و نوازش کی عطا و بخشش کی۔

صبح ہوئی اور صبح ابھی ہونے کہاں پائی کہ بچے کھڑک اٹھ بیٹھے۔ رات بھر مارے خوشی کے نیند ہی کس کو پڑی؟ ہر گھر میں نہاتے نہلانے کا کارو بار پھیل گیا۔ کسی کے ہاں حمام گرم ہے۔ اور کوئی گھر کی الگنائی سے غسلخانے کا کام لے رہا ہے۔ کوئی نہا رہا ہے مکان کی چھت پر اور کوئی کنوئیں کی جگت پر۔

جسم کی جلا روح کی ضیا

آج مسلمانوں کے ہاں خوشی کا دن ہے اور اس کو وہ اپنی بولی میں عید کا دن کہتا ہے۔ عید اس کے ہاں سال میں دو بار آتی ہے۔ آج کی عید کا نام عیدالفطر ہے۔ افطار اور افطاری کے محبوب نام اسی فطر سے نکلتے ہیں۔ مسلمان کا دن ہر روز فجر کے وضو سے شروع ہوتا تھا، آج غسل سے شروع ہو گا۔ وضو اور غسل دونوں کے لئے مستقل دعائیں ہیں کہ جسم کی صفائی کے ساتھ روح بھی دھلتی اور نکھرتی چلی جائے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ کیسا جامع پروگرام ہے۔ اور کیسا مکمّل انتظام! جسم کا سنگار بھی، اور روح کا نکھار بھی۔ ادھر تفریح ادھر تسبیح۔ ادھر جسم کی جلا، ادھر روح کی ضیا!۔

آج اسلام کی عملداری میں کوئی بھوکا نہ رہے

آج کے دن قبل نماز عید ہر صاحب حیثیت مسلمان پر صدقہ ایک خفیف مقدار میں واجب ہے۔ اس کا نام صدقۂ فطر ہے۔ اہمیت اس حدیث نبویؐ سے ظاہر ہے۔ کہ جب تک یہ صدقہ ادا نہ ہو لے رمضان کے روزوں تک کا اجر معلّق رہے گا۔ آج مسلمان کے قومی و ملّی جشن کا دن ہے۔ کم از کم آج تو مفلس سا مفلس بھی اسلام کی عملداری میں بھوکا نہ رہنے پائے صدقہ تو نام ہے اس مالی اعانت کا، جو اسلام کے ملّی نظامِ معاشیات میں ہر زر دار و نادار کی ہر پیشہ والا، بے روزگار کی کرتا رہتا ہے۔ اور جس کے بعد بے روزگاری، بے معاشی PLOYMEND

-UNEM) کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہونے پاتا۔

غرض نہا دھو کپڑے بدل بدلا، عطر خوشبو لگا، صدقہ دے دِلا، شیر خورما اور سوئیاں پی پلا، مسلمان نماز کے لئے چلا، نماز عیدگاہ میں ہو گی۔ عید گاہ بستی سے باہر میدان میں ہوتی ہے نہ پٹی ہوئی چھت، نہ دالان و شہ نشین لوگ محلہ کی مسجد میں تو روز ہی پانچ پانچ مرتبہ جمع ہوتے، ملتے جلتے رہتے ہیں اور ہفتہ میں ایک بار بستی کے مسلمان جمعہ کی دوپہر کو، سال میں دو بار دونوں عیدوں کے موقع پر شہر اور آس پاس کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہ مجمع گویا ہر مرکز کے ایمانی بھائیوں کی ایک کانفرنس ہوتا ہے۔ شریعت کی تاکید ہے کہ وحدتِ امت کے پروگرام کی یہ اہم کڑی کمزور نہ ہونے پائے۔

نماز کے لئے روانگی

سورج ابھی پوری طرح بلند بھی نہ ہونے پایا کہ مسلمان اس نئی نماز کے لئے نکل کھڑا ہؤا۔ گاتا بجاتا ہؤا نہیں رنگ کھیلتا ہؤا نہیں، نشہ سے جھومتا جھامتا نہیں، آج اس پر (MOODH-OLIPAY-) طاری ہے، خوشی کی مستی سوار ہے۔ صدائیں لگاتا، نعرے بلند کرتا چل رہا ہے۔ آپ سنیں گے یہ نعرے کیا ہیں؟ اللہ اکبر اللہ اکبر بڑائی ہم میں کہاں، ہماری کسی چیز میں کہاں؟ ہم آپ کے حضور میں، ہیچ محض صفر مطلق، بڑائی تو صرف آپ میں ہے لا الہ الّا اللہ۔ معبود آپ کے سوا اور ہے کون؟ زندگی کا مقصود اصلی اور ہے کون؟ شانِ وجوب کے ساتھ اور موجود اور ہے کون؟ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد بڑائی میرے مولا و آقا صرف آپ میں، بڑائی صرف آپ میں۔ حسن و جمال صرف آپ کی ذات میں۔ عزّت و کمال صرف آپ کی صفات میں۔ ہماری ہر جنبش لب آپ ہی کی مدح و ستائش کا ایک عنوان۔ ہمارا ہر تارِ نفس آپ ہی کی قدر و عظمت کا ایک بیان۔

خوشی منانے کا انداز

نمازیں روز پانچ وقت ہوتی تھیں آج چھ وقت کی ہوں گی۔ یہ ہے مسلمان کے خوشی منانے کا انداز۔ سب سے انوکھا، سب سے نرالا۔ مہینہ بھر کی قید اور پابندیوں کے بعد کہیں آج تو جا کر چھٹی ملی۔ اور اس کا انعام یہ کہ گھٹنے کے بجائے آج ایک اور بڑھ گئی۔

مسلمان آج جیب میں پیسے ڈال کر اس لئے باہر نہیں نکلے گا کہ جوئے میں لگائے، شراب میں اڑائے، راگ رنگ میں گنوائے، بلکہ اٹھائے گا عبادت کے لئے! جسم کی صفائی و پاکیزگی کے ساتھ روح کی پاکیزگی و صفائی کے لئے بستی کے بستی بھر کے کلمہ گولوں کے ساتھ رکوع و سجود کی دولت حاصل کرنے کے لئے۔ یہ ہے اس کی خوشی۔ اس لئے کہ اس میں اس کے مولیٰ کی خوشی۔

عید گاہ پہنچے۔ یہاں کے جماؤ کا کیا کہنا۔ کوئی معمولی قصبہ ہے تو مجمع سیکڑوں کا، شہر ہے تو ہزاروں کا۔ بڑا ہے تو ہزار ہا ہزار کا اور کلکتہ و بمبئی ہے۔ تو نوبت لاکھ دو لاکھ کی۔ امیر بھی فقیر بھی! بڑے بھی چھوٹے بھی، دیہاتی بھی جوان بھی، چہروں سے ایمان کی مسرت ٹپکتی ہوئی، بشروں سے ادائے فرض کی بشاشت جھلکتی ہوئی۔ کوئی وضو کر رہا ہے، کوئی راہ کے گرد و غبار سے ہاتھ منہ دھو رہا ہے۔ کچھ لوگ آپس میں ہنس بول رہے ہیں۔ کچھ مصلوں پر قابض ہو کر ذکر و درود کی تسبیح میں لگ گئے ہیں۔

لیجئے نماز کا وقت آ گیا اور امام صاحب اپنے مصلیٰ پر آ گئے اور صفیں کھڑی ہونے لگیں۔ آج نہ اذان، نہ اقامت، مقصد ان دونوں کا اطلاع ہوتا ہے۔ مسجد کے باہر والوں اور اندر والوں کو۔ آج یہ مقصد خود بخود حاصل۔ اس لئے اطلاع بے محل، نماز جماعت کا ایک اہم پہلو عسکری بھی ہے اور صف بندی کی اہمیت آج جس لشکری سے چاہیئے پوچھ لیجئے۔ کوئی صاحب کھڑے لگے پکار پکار کر ترکیب نماز کی تلقین کرنے۔

نمازِ عید

کوئی پیچیدہ یا دشوار نہیں۔ کل دو رکعتیں۔ نیت وہی جو سب نمازوں کی ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا اور اتنے

کے لئے ہر دفعہ تلقین کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کہ خدائے پاک کی بڑائی آج اور زیادہ تاکید و تکرار کے ساتھ دُہرائی جاتی ہے۔ چنانچہ معمولی تکبیروں کے علاوہ آج چند تکبیریں زائد کہی جائیں گی۔ ان کی تعداد حنفیوں کے ہاں چھ ہے۔ تین رکعت اوّل میں نیت نماز کے بعد اور قرأت فاتحہ سے قبل کہی جاتی ہیں۔ اور باقی تین دوسری رکعت میں رکوع سے قبل اور قرأتِ فاتحہ کے بعد۔

عیدگاہ

عیدگاہ نہ کوئی سربفلک عمارت نہ یہاں کوئی جگمگاتا ہوا ہال، نہ کوئی عظیم الشان دالان، سرے سے چھت تک نہیں۔ پوری چار دیواری بھی نہیں صرف ایک لمبی دیوار مغرب کی سمت کھچی ہوئی، آگے چبوترہ۔ بس یہ کل اصلی کائنات! سادگی کی انتہا۔ دینِ فطرت کی سادگی کا نمونہ۔ اور اس پر اس کی وہ دل کشی اور دل آویزی، کشش و محبوبی۔ کسی دوسرے مجمع کو مقابلہ میں لایا اور کسی دوسرے منظر کو مثال میں تبلایا جائے؟ حد یہ ہے کہ شاعر کی دنیا میں عید کا دوسرا نام ہے کوئے یار کا! دیار محبوب کا!

عیدگاہِ ما غریباں کوئے تو

انہوں نے جو کچھ دیکھا اسے چھوڑیئے غیروں نے جو کچھ ان نماز کے نظاروں میں پایا۔ اس کی جھلک سرٹامس آرنلڈ لشپ لی فرائے وغیرہ کے الفاظ میں دیکھئے۔ اس متن کی شرح و تفصیل کی تاب۔ شام عید کی یہ چلتی ہوئی ملاقات کہاں سے لا سکتی ہے؟

خطبہ

نماز ختم ہوئی اور دو رکعتوں کے بعد امام نے سلام پھیرا۔ اور منبر پر جا خطبہ شروع کر دیا۔ خطبہ وہی دو ہوتے ہیں جمعہ کی طرح۔ دونوں خطبوں میں ہوتا کیا ہے؟ نہ پھڑکتی ہوئی غزلیں، نہ رنگین افسانے، نہ ادبِ لطیف کے نمونے، نہ پُرجوش ترانے۔ وہی رب کی نعمتوں کا شکر اور اس کی توحید کا اقرار ترغیب توبہ اور تلقین استغفار، اس سے وعدہ اس کے لئے وعید، ایک کو دلاسا دوسرے کو تہدید۔ کہیں جنّت کے پھولوں کی مہک، کہیں جہنم کے شعلوں کی لپک نیکوں کو بشارتیں اور خوشخبریاں اور بدوں کو ڈراوے اور دھمکیاں۔ کچھ فقہ و شریعت کے مسائل، کچھ رمضان اور عید کے فضائل غرض وہ سب کچھ جس کے ذکر و فکر کے شاندار اور نامور روزناموں کے صفحات خالی رہتے ہیں اور آرٹ اور سائنس کی باتصویر میگزینوں کے اوراق کورے

دوسرا خطبہ ختم ہوا۔ تو امام نے ہاتھ اُٹھائے۔ دعا کے لئے۔ اور کئی کئی منٹ تک دعائیں مانگیں۔ اللہ کے فضل و کرم کی، اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی۔ آج کے لئے بھی اور کل کے لئے بھی۔ انبیاء، اولیاء اور صالحین کے لئے بھی اور عام مومنین و مسلمین کے لئے بھی۔ دعا ختم ہوئی لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپس میں ملنا ملانا شروع ہو گیا۔

نماز پڑھی، خطبہ سُنا، دعا مانگی۔ یہ سب مِلا کر دیر اچھی خاصی لگتی ہے۔ اس ساری مدّت بھر خاصی کڑی دھوپ میں سارے نمازی بیٹھے رہتے ہیں۔ کہیں کہیں شامیانے کے نیچے۔ اور اکثر مقامات پر نہ تو شامیانہ نصب نہ کسی درخت کا سایہ۔ اور پھر بیٹھے کاہے پر ہیں، کوچ ہیں نہ صوفے، مخملی قالین ہیں نہ ریشمی گدّے۔ کہیں دری، کہیں چٹائی اور کہیں کھرا فرش زمین۔ نہ اُکتا اُکتا کر گھڑی گھڑی دیکھیں گے۔ نہ گھبرا کر شور مچائیں گے۔ پسینے میں شرابور ہیں۔ لیکن اٹھنے اور ہلنے کا نام نہ لیں گے۔ جب تک امام خود دعاء کے بعد منہ پر ہاتھ نہ پھیر لیں۔ امام کے اٹھنے پر مجمع منتشر ہوا۔ اور آپس میں ملتے ملاتے ہوئے لوگوں نے اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا۔ واپسی بہتر ہے کہ دوسرے راستہ سے ہو کہ دیکھنے والوں پر شوکتِ اسلام کا اثر زیادہ پڑے۔

گھر پہنچے۔ اور عزیزوں دوستوں کے جلسے جمنے لگے۔ آپس میں ملنا ملانا، کھلانا پلانا۔ ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔ شام اسی میں ہو گئی۔ اور اب ان ہمیشہ کے معمولات پر اضافہ کیا۔ بیسویں صدی کی ایجاد ریڈیو، اور اس کے ذہین کارکنوں نے ایک گم نام و گوشہ نشین کی خدمتوں میں (ص)

بقیہ ۶:

عالمی سیاست کا اثر الجزائر پر

(صد۳ سے آگے)

الجزائر چاہے مکمل آزاد ہو جائے۔ مگر شمالی افریقہ بلکہ سارے کا سارا افریقہ روسی اژدھا کے منہ میں نہ چلا جائے۔ چنانچہ اب اتحاد المغرب کی صدا کانوں میں آ رہی ہے۔ اس کا معنی آزاد الجزائر ٹیونس اور مراکش کا اتحاد ہے یہ مغربی افریقہ کی یونین سمجھیں۔ بظاہر یہ اتحاد مغربی اتحادیوں کے ساتھ رہیگا۔ گویا ایک الجزائر آزاد کر کے مغربی ممالک تین افریقی ممالک کی ہمدردی اور حمایت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سودا مغربی اقوام کے لئے ازحد مفید ہے۔

اگر اس طرح کرنے میں وہ کامیاب ہو جائیں۔ تو روس کے اچھے خاصے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ اتحاد المغرب متحدہ عرب جمہوریہ کے مقابلہ میں افریقی یا عربی قیادت کو سنبھالنے کی کوشش کرے۔

جو بھی ہو۔ ہم فرانس اور اس کے حلیفوں کے اس اقدام کو دانشمندانہ تصور کرتے ہیں۔ اور اگرچہ روسی سیاست کو اس سے دھکا لگے گا۔ لیکن ایک ملک سامراج کی غلامی سے تو نجات حاصل کر لے گا۔ جس کے لئے روس ہمیشہ کرتا رہتا ہے۔ اور چاہے جمال ناصر کو اس سمجھوتے سے علیحدہ ہی رکھا جائے۔ لیکن اس کی دلی مراد تو بر آئے گی۔ کہ الجزائری عرب آزاد ہو جائیں گے۔

بہرحال عالمی سیاست کا الجزائر پر یہ اثر اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین! یا الٰہ العالمین ۔

(ص) عید کی شام کو
عید کا سلام

جناب ایم عبدالرحمٰن صاحب لودھیانوی (شیخوپورہ)

عید الفطر کا مبارک دن

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا ... لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا ۵ (پ ۷ ع ۵)۔

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے بھرا ہوا خوان اُتار کہ وہ دن ہمارے پہلے اور پچھلوں کے واسطے عید رہے۔

یہ ایک ایسا لطف افزا اور مسرت انگیز مبارک دن ہے۔ کہ اس دن نیک بندوں پر جناب باری کی طرف سے برکت و رحمت، سرور و فرحت عود کرتی ہے۔ گنہگار بندے روزے کی ریاضت، تراویح و نوافل کی محنت و مشقت کے بعد پاک روح اور صاف دل ہو کر فرحاں و شاداں، خوش خوش اپنے مولائے کریم کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جناب باری بھی از راہ شفقت و رحمت اس رجوع اور انابت اِلَی اللّٰہ کے صلہ میں عید کے دن اپنے بندوں پر بے حساب انعام و اکرام لوٹاتا ہے

چنانچہ عید الفطر کے دن اظہار مسرت کی غرض سے نیک بندوں کی نسبت اللہ تعالےٰ فرشتوں سے یوں دریافت فرماتا ہے:۔

اے فرشتو! اُس مزدور کا بدلہ کیا ہے؟ جو اپنا سارا کام پورا کر چکا ہو۔ فرشتے جواب عرض کرتے ہیں۔ اے رب! اس کا بدلہ تو یہی ہے کہ اس کام کی پوری پوری مزدوری دی جائے۔

یہ جواب سُنکر باری تعالیٰ عزّ اسمُہٗ گواہ بناتے ہوئے فرشتوں سے پھر یوں خطاب فرماتا ہے:۔

فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزے رکھنے والوں اور تراویح و نوافل میں قیام کرنے والوں کا ثواب و بدلہ اپنی رضامندی و مغفرت بنایا ہے۔ کیونکہ انہوں نے میرا فرض ادا کیا ہے اور نماز عید اور دُعا کے شوق میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے گھروں کو چھوڑ کر میدان عید گاہ کی طرف نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا مجھے اپنی عزت و جبروت کی قسم ہے کہ ان کی خطاؤں سے در گزر کرتے ہوئے ان کی پردہ پوشی کروں۔ اور فضیحت و رسوائی نہ کرتے ہوئے ان کے حق میں ان کی جائز دُعاؤں ہی کو قبول کروں۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

پھر اللہ تعالیٰ گنہگار بندوں کی طرف توجہ مبذول فرما کر ارشاد کرتا ہے۔ میرے بندو! واپس گھر جاؤ۔ میں نے تمہیں بخش دیا۔ اور تمہاری خطائیں نیکیوں سے بدل ڈالیں۔ اس پر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان اپنے گھروں کو اس حالت میں واپس ہوتے ہیں۔ کہ اُن کے گناہ معاف ہو چکے۔

اسلامی عید کیا ہے؟

اسلامی عید خدا کے فضل سے تمام عیوب سے پاک ہے۔ اور اخلاقی و رُوحانی عظمت و برتری کا ایک بہترین نمونہ اور دلکش منظر ہے۔ مسلمانوں کی عید شراب و کباب، جوا، آتش بازی رنگ پاشی، ناچ و رنگ کی عید نہیں بلکہ خالق کائنات کی توحید و تمجید اور شان عبودیت کا عالمگیر مظاہرہ ہے۔

مسلمانوں کی عید شکرانہ کی عید ہے سجدہ عبودیّت کی عید ہے۔ اظہار تذلّل و انکساری کی عید ہے۔ اس بات کی خوشی ہے کہ خدائے واحد نے اپنے مُوحّدوں کو اپنے احکام و اوامر اور انعام و اکرام سے سرفراز کیا۔ ظلمت کدۂ عالم میں نور ہدایت بخشا۔ ستارہ پرستی بُت پرستی، مظاہرہ پرستی اور دیگر ہر قسم کی پرستیوں سے بچا کر توحید کی صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ تادیب نفس، کسر شہوت اور حصول اتقا کی توفیق بخشی۔ اور اپنے فرمانبردار بندوں پر کرم کیا اور مومنین قانتین نے سارا ماہ روزوں میں گزرا۔ پس اصلی خوشی حقیقی مسرت اور واقعی انبساط تو اُسی کا ہے۔ جو اس ماہ میں روزہ دار رہا اور تقویٰ و پرہیزگاری حاصل کی۔

دوستو! اچھے کھانوں، نئے لباس اور عمدہ کپڑے پہننے، عطر و گلاب لگانے خوشبو سونگھنے، ظاہری تزک و احتشام اور زیب و زینت دکھانے، گاڑی گھوڑے اور کار پر سوار ہونے، مکلّف اور گراں قدر فرش و فروش بچھانے وغیرہ وغیرہ سامان کرنے ہی کا نام عید نہیں ہے۔

بلکہ عید سے یہ مقصد پیش نظر رہنا چاہیئے کہ عمل خالص، خدا کی وعید سے پناہ، سچی توبہ، تقویٰ و پرہیزگاری ترک معاصی۔ غرباء و مساکین، اپاہج و درماندہ یتیموں اور بیواؤں کی دستگیری و کفالت، صراط مستقیم پر چلنے اور رضائے مولا کریم کی توفیق نصیب ہو۔ آمین یا اللہ العالمین ۵

وَعِنْدِیْ عِیْدٌ کُلَّ یَوْمٍ اَرٰی بِہٖ
جَمَالَ مُحِبَّاہٗ بِعَیْنٍ قَرِیْرَۃٍ

ترجمہ:۔ میرے لئے تو وہی عید کا دن ہوتا ہے۔ جس دن میں اُس دوست (محبوب حقیقی) کے پُرنور چہرے کی مسرت آمیز تجلّیات و انوار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہوں۔

صدقۂ فطر کا فلسفہ

دُنیاوی بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب کوئی اُن کے دربار میں شرف باریابی حاصل کرنے جاتا ہے تو کچھ تحفہ اور نذرانہ لے جاتا ہے۔ اسی طرح پورا ماہ روزوں میں گزار کر عید کے دن بارگاہ خداوندی میں شرف حضوری حاصل کرنے کا صدقۂ فطر گویا نذرانہ ہے۔ مگر اللہ! اللہ! کتنا معمولی کہ ہر شخص بآسانی گزار سکتا ہے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ اسلام اپنے تمام افراد میں مساوات قائم کرنا چاہتا ہے۔ امیروں اور غریبوں کو دوش بدوش کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ ایک

کی خوشی سب کی خوشی بنانا چاہتا ہے اس لئے صدقۂ فطر کا حکم دیا۔ تاکہ امراء کی عید کے ساتھ غربا کی عید بھی ہو جائے۔

پس عید کا حقیقی احترام اور اصلی خوشی اس میں ہے کہ اپنی اور اپنی تمام اولاد کی طرف سے عید کی نماز سے پہلے ۲ۡ دو سیر گندم فی کس یا اس کی قیمت غربا و یتامیٰ میں تقسیم کی جائے۔

عید منانے کا مسنون طریقہ

عید کا چاند دیکھ کر مسلمان خدا کو نہ بھول جائے۔ نمازوں اور دعاؤں ہی سے غافل نہ ہو جائے۔ بلکہ عید کی رات کو بھی جاگے اور عبادت کرے۔ اور صبح سویرے ہی اُٹھے۔ فجر کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں .... باجماعت ادا کرے۔ مسواک کرے غسل کرے۔ عمدہ اور صاف کپڑے پہنے۔ خوشبو لگائے۔ اور عید گاہ کو پیدل جائے۔ اور راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیرات پڑھتا رہے۔ گھر سے جاتے وقت میٹھی چیز کھا کر جائے اور دو رکعت نماز عیدالفطر واجب معہ چھ زائد تکبیرات کے امام کے ساتھ پڑھے۔

پہلی رکعت میں سب نمازی تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ ثناء آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں۔ اور ہر تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں۔ تیسری بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

دوسری رکعت میں جب امام قرأت ختم کرے تو پھر تین تکبیریں کہی جائیں۔ دو تکبیریں کہنے کے بعد ہاتھ چھوڑے رکھیں اور تیسری تکبیر کہنے کے بعد رکوع میں چلے جائیں۔ عید کا خطبہ سُننا بھی لازمی ہے۔

عیدین کی نماز امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے۔ آنحضرتؐ عید کی نماز کے لئے شہر سے باہر ایک راستہ سے جاتے تھے۔ اور دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے۔ اس لئے کہ اجتماع کا ایک مقصد دُوسری متمدّن اور طاقتور قوموں پر اپنی شوکت و یگانگت کا اظہار اور جمعیّت و ڈسپلن کو قائم رکھنا بھی ہے

نیز اپنی حیثیّت عبدیّت اور خدا پرستی کا مظاہرہ بھی، اور یہ کہ ہماری ہر خوشی اور رنج میں مقصد طاعتِ رَب ہے۔

عیدین کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور بعد از نمازِ عید، عید گاہ میں بھی نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور باوجود استطاعت کے پونے ۲ۡ دو سیر گندم (احتیاطاً ۲ۡ دو سیر) صدقہ میں نہ دیئے۔ تو اُس کے روزے آسمان اور زمین کے درمیان یُونہی لٹکتے رہیں گے۔

عیدین میں بچوّں کے لئے لہو ولعب گانے بجانے کی چیزیں، مٹی کی مُورتیں اور تصویریں خریدنی ممنوع ہیں۔

مقصدِ عید

اِن عیدوں کا مقصد یہ ہے۔ کہ مِلّت میں اجتماعی اتحاد اور عام خوشی کا اظہار ہو۔ خویش و اقارب اور دوست و احباب باہم مِل کر خوش ہوں۔ ایک دوسرے کی صحبت میں افکارِ دنیا کو بھول جائیں۔ اور خدا کو یاد رکھیں۔ ملّت کے تمام افراد خوشی و مسرّت کا عام اظہار کر سکیں۔ اور قومی و مِلّی وحدت کا نظّارہ آنکھوں کے سامنے آ جائے۔

عید کی حقیقی خوشی تو اُن معدودے چند خوش قسمت اور متّقی مسلمانوں ہی کو ہو سکتی ہے۔ جنہوں نے رمضان مبارک کے دنوں اور راتوں کی ایک ایک گھڑی اللہ تعالےٰ کی رضاء کو ملحوظ رکھ کر بسر کی۔ جنہوں نے صرف کھانا پینا ہی ترک نہیں کیا۔ بلکہ اپنے جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھا۔

الغرض عید خوشی، مسرّت اور شادمانی کا دن ہے۔ اور اس کے پروگرام میں سب سے نمایاں اور سب سے اہم چیز دوگانۂ شکر اور زمزمۂ حمد و تکبیر ہے۔

لیکن آخر یہ خوشی کس چیز کی ہے۔؟ کیا کوئی موسمی ترنگ تھی، جس نے بعض ہمسایہ قوموں کی طرح ہمارے جذباتِ کیف و سرُور کو چھوڑ کر موسم کے ایک خاص دن کو یومِ عید کی شکل دیدی؟ یا کوئی قومی فتح کا دن تھا۔ جس کی یادگار ہم منا رہے ہیں؟

یقیناً ایسی کوئی بات نہیں۔ ناواقف سے ناواقف مسلمان بھی رمضان کے ساتھ عید کے کھُلے تعلّق کی وجہ سے کسی نہ کسی درجہ میں اصل بات کو سمجھتا ہے۔ کم از کم یہی سمجھتا ہے کہ یہ رمضان المبارک کی خوشی کا اختتام۔ تو رمضان کی خصوصیت شب و روز کی عبادت کے سوا کیا تھی؟ پھر کیا اس سخت عبادت پر خوشی کا نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہم سال بھر کی ہلکی عبادتوں سے بھی منہ موڑ لیں؟

آؤ سال کے باقی گیارہ مہینے بھی تقویٰ اور عبادات و اطاعت والی زندگی کے ساتھ گزارنے کا ہم سب عہد کریں۔ جو روزہ کا اصل مقصد اور منشائے خداوندی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے اس مقصد میں ہم سب کا مددگار ہو۔ آمین!

اے ہلالِ عید!

شادؔ لودھیانوی

اے ہلالِ عید! رفعت کا ہمیں پیغام دے — تو اُبھر کر پھر مسلماں کو صلائے عام دے
اپنی منزل پر پہنچ جائے یہ ہے بھُولا ہُوا — صدقۂ اسلاف میں پھر ہمّتِ اقدام دے
ہستیٔ مسلم ہر ذرّہ ہو جس سے تابناک — طاعتِ حق کے درخشندہ وہ صبح و شام دے
جسکے پی لینے سے مِل جائے حیاتِ جاوداں — اپنی آمد کا تصدّق وہ چھلکتا جام دے
ہاں چمک کر پھر دکھا دے ہمکو دَورِ اوّلیں — شوکتِ اسلام کے گزرے ہوئے ایّام دے
تیرے آنیکا مزہ تو جب ہے غمخوارِ قدیم — اے ہلالِ عید! ذوقِ خدمتِ اسلام دے
شاد کرہاں اے ہلالِ عید ہم کو شاد کر — ذکرِ خالق کو دِلوں میں مستقل آباد کر

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب ندوی

قرآن اور مسلمان

قرآن در حقیقت ایک ایسا کامل اور مکمل مجموعہ ہے۔ جس کے اندر مسلمانوں کی زندگی کے ہر ہر شعبہ اور ہر ہر صیغہ کے متعلق کافی اور وافی ہدایات موجود ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی زندگی کا یہی وہ مکمل اور لائحہ عمل اور دستور حیات ہے کہ جس پر گامزن ہو کر وہ خیر الامم کہلا سکتے ہیں۔ اور ساری دنیا کی عزتیں اور عظمتیں اُن کے پیر چومنے کے لئے بیقرار نظر آنے لگتی ہیں۔ جن حضرات نے مسلمانوں کے سابقہ دور کے حالات پڑھے ہیں۔ وہ بخوبی جان سکتے ہیں۔ کہ مسلمان اسلام سے قبل کن حالتوں میں تھے۔ اور قرآن پر عمل پیرا ہونے کے بعد دفعتاً دیکھتے ہی دیکھتے ان کی حالت میں کونسی تبدیلی رونما ہو گئی۔ کہ جس کی وجہ سے عروج و کمال اور ترقی و ترفع کے منازل رفیعہ پر گامزن ہو گئے۔

مگر آہ! افسوس اس حقیقت کو آشکارا کرتے ہوئے دل پارہ پارہ اور زبان ٹکڑے ٹکڑے ہوئی جا رہی ہے۔ کہ اب مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اور اس پر عمل کرنے کی بجائے اب اسے صرف ہفتہ مہینہ میں بوسے دینے کے لئے رکھ چھوڑا ہے اب اس کا مصرف ان کے نزدیک یہ نہیں رہا۔ کہ اپنی زندگی کی نجات و فلاح کی صورتیں اس میں تلاش کریں۔ اور دین و دنیا اوّل و آخرت دونوں جہاں میں سربلند اور مفتخر رہیں۔ بلکہ اب صرف یہ رہا ہے کہ نہایت حفاظت کے ساتھ پرت در پرت کر کے طاقوں اور الماریوں میں رکھ دیں۔ اور بس...... (الامان یا اللہ) وہ قرآن اس لئے نہیں اتارا گیا تھا۔ کہ اس کے ساتھ صرف یہ برتاؤ کیا جائے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے نازل کیا گیا تھا۔ کہ مسلمان اپنی زندگی کے ہر ہر لمحہ کو اُس کے مطابق بنائیں اور چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، رونے ہنسنے، مرنے جینے غرضیکہ کل امور میں اس کی رہنمائی اور قیادت قبول کریں۔ تاکہ اگر ایک طرف دنیا میں وہ سب سے بلند و ارفع مرتبہ پر گامزن رہیں، تو دوسری طرف اللہ رب العزت کے یہاں بھی معزز اور مفتخر مشرف اور سرخرو ہو کر جاویں۔ اور نہایت ہی عزت کے ساتھ اپنی ابدی دائمی زندگی گزاریں۔

آج سارے عالم میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ کے قریب ہے۔ مگر افسوس آج یہ کثیر تعداد محکوم اور مخذول نظر آ رہی ہے۔ اور جو ممالک آزاد بھی ہیں۔ وہ بھی غیروں کے دست نگر اور اعداء اسلام کے محتاج ہیں۔ ان کی زندگی کا کوئی واضح مقصد نہیں، کھانے پینے ہی کو انہوں نے اپنی زندگی کا ماحصل تصور کر لیا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو خیر الامم کے مشرف اور مفتخر لقب سے ملقب فرما کر سارے عالم کی ہدایت اور رہنمائی، اور قوموں کی نگرانی اور حفاظت اور اپنا خلیفہ بنا کر زمین میں بھیجا تھا۔ جس طرح مسلمانوں کے نبیؐ اشرف الانبیاء اور خاتم الرسل تھے، اسی طرح اُن کی اُمت (مسلمان) بھی اشرف الامم اور خاتم الاقوام تھی۔ مگر افسوس صد افسوس اُس نے اللہ کی ہدایات پر عمل نہ کیا اور اپنے رسول برحق صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے سرتابی کی ہے۔ وہ ذلیل و رسوا ہوئے۔ کہ آج آسمان کی اس نیلگوں چھت کے نیچے ان کی نظیر نہیں مل سکتی ہے۔ بخلاف اس کے وہ قومیں جو ذلت اور رسوائی میں اپنی مثال نہیں رکھتی تھیں۔ آج وہی عزت اور عظمت کے اعلےٰ ترین مناصب پر فائز ہیں۔ یہ اس لئے اور صرف اس لئے کہ وہ گو زبان سے اقرار نہیں کرتیں مگر بہت حد تک وہ قرآن پر عمل کرتی ہیں۔ اور اس کے بتلائے ہوئے اصولوں پر شدت سے گامزن ہیں۔ اور دنیا کے اکثر حصہ پر حکمران ہیں۔ جس پر کسی زمانہ میں ہمارے آباء واجداد حکمرانی کرتے تھے۔ اور جس پر انہیں کے نام کا علم لہرا رہا تھا۔ مگر آہ! اس جگہ آج ہم محکوم اور ذلیل و خوار نظر آ رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے ہم سے مخصوص نصرت اور مدد کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر آہ! اب ہم وہ نہیں رہے۔ ہم نے قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اور حدیث شریف کو بھلا بیٹھے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔ پورا ہونے والا ہے۔ اگر آج ہم اپنے کو مسلمان بنا لیں اور قرآن وحدیث پر اچھی طرح عمل پیرا ہو جائیں۔ تو خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالےٰ کی وہی مخصوص نصرتیں اور حمایتیں آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اللہ کی ساری زمین پھر ہماری ہے اور اللہ تعالےٰ کا وہ مخصوص کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ پھر ہمارے ہی لئے مخصوص ہے۔

اگر مسلمان باعزت زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دین اور دنیا دونوں جہان کی سرخ روئیاں اور فلاح و کامرانیاں حاصل کریں۔ تو اس کی سب سے بہتر اور آسان صورت یہ ہے۔ کہ وہ قرآن پر عمل پیرا ہو جاویں۔ اور احکام رسولؐ کی رہنمائی سے اپنی زندگی کے لئے اس سے ہدایات حاصل کریں۔ خود اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اور اپنے اہل و عیال اعزہ و اقربا کو اپنی اس اولاد کو اُسے سمجھ کر پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کریں۔ دیکھئے چند ہی دنوں میں ہماری کیا حالت ہوئی جا رہی ہے۔ اور عزت و عظمت کس طرح ہمارے سجدے کرنے کیلئے بیقرار نظر آ رہی ہے۔ قرآن الحمدللہ اب بھی جسطرح اپنی ظاہری حفاظتوں کے ساتھ محفوظ ہے باطنی کرامات اور معجزات کے ساتھ بھی اسی طرح محفوظ اور مصئون ہے۔

قرآن کا ہر ہر حرف اب بھی مسلمانوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ پس کوئی ہے جو اس کی دعوت پر لبیک کہے۔ اور ابدی نجات و فلاح حاصل کرے ۔

عید الفطر

یہ عید عیدِ فطر ہے فطرے کرو ادا — حکم ہے ربِ خدائے مجید کا

نمازِ عید

رمضان گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید واجب ہے۔ جس کے احکام درج ذیل ہیں:۔

(۱) عید کے دن غسل کرنا (۲) مسواک کرنا (۳) خوشبو لگانا (۴) عمدہ کپڑے جو میسّر ہوں پہننا (۵) کنگھا کرنا۔ تیل لگانا (۶) صبح کو سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا (۸) عیدگاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز چھوہارے، کھجور وغیرہ کھا لینا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے ہی صدقۃ فطر ادا کر دینا (۱۰) عیدگاہ میں ہی عید کی نماز پڑھنا (۱۱) ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس ہونا (۱۲) عیدگاہ کو پیدل جانا (۱۳) راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر پڑھنا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یہ تیرہ چیزیں عید سے قبل سنت ہیں۔

(۱۴) عید کے دن ہر قسم کی نفلیں مکروہ ہیں۔ البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفلیں پڑھی جاسکتی ہیں (۱۵) عیدگاہ میں عید کے بعد بھی نفلیں پڑھنا مکروہ ہیں (۱۶) عید کی نماز میں صرف ۶ تکبیریں زائد ہیں۔ تین پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اور تین دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے۔ باقی نماز عام نمازوں کی طرح ہے۔

صدقۃ الفطر کا بیان

صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جسکے پاس ضروریاتِ خانہ کے علاوہ ۵۲½ تولہ چاندی یا اسی قدر وزن کے چاندی کے روپے ہوں یا زیور یا مال یا جائداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ اس مال پر سارا سال گزر گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے لیکن قرض اس قدر ہے کہ اگر ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقۃ فطر واجب نہیں۔ جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ فطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ جو صدقۃ الفطر ایک آدمی کا بوزن انگریزی پونے دو سیر گندم ہے۔ یا ان کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر ہے۔ اپنے عزیز و اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ الفطر دیا جائے تو درست ہے۔ اور ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں۔ تو وہ بھی درست ہے عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ جس نے عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے۔ اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار میں مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں۔

ترکیب نمازِ عید

پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے اور دوسری و تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ پھر باندھ لئے جائیں۔

امام فاتحہ و سورت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و سورت کے تین بار تکبیر کہیں اور پھر ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں۔

اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ بعد نماز امام خطبہ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں ؛

بقیہ:

ایمان داری

(صفحہ ۳۱ سے آگے)

کا ادھر سے گزر ہوا۔ لکڑ ہارے کو اس طرح روتا دیکھ کر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور لکڑہارے سے رونے کی وجہ دریافت کی۔ لکڑ ہارے نے کہا۔ بھائی کیا بتاؤں۔ میری کلہاڑی دریا میں گر گئی ہے۔ میری تو ساری دولت یہ کلہاڑی ہی تھی۔ جس سے میں اپنا پیٹ پالتا تھا۔ اور اب میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ دوسری کلہاڑی خرید لوں۔ اور نہ ہی مجھ کو تیرنا آتا ہے کہ غوطہ لگا کر نکال لوں۔

امیر آدمی کو لکڑہارے پر ترس آیا۔ مگر اس نے لکڑہارے کا امتحان لینا چاہا۔ اس نے کہا۔ کہ گھبراؤ مت۔ مجھ کو تیرنا آتا ہے۔ میں تمہاری کلہاڑی ضرور ڈھونڈھ نکالونگا۔ یہ کہہ کر امیر آدمی دریا میں کود گیا، اور کچھ دیر بعد ایک چاندی کی کلہاڑی نکال لایا۔ اور لکڑہارے سے کہنے لگا یہ لو اپنی کلہاڑی۔

لکڑہارے نے چاندی کی کلہاڑی کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ میری کلہاڑی نہیں ہے۔ میری تو لوہے کی ہے۔ امیر آدمی نے چاندی کی کلہاڑی کو کنارے پر رکھ کر پھر غوطہ لگایا۔ اور اب کی بار وہ ایک سونے کی کلہاڑی نکال کر لایا۔ اور کہنے لگا۔ تمہاری کلہاڑی یہ تو نہیں ہے؟

لکڑہارے نے سونے کی کلہاڑی کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ بھی میری کلہاڑی نہیں ہے۔ میری تو لوہے کی ہے۔

امیر آدمی نے اس کلہاڑی کو کنارے پر چھوڑ کر پھر غوطہ لگایا۔ اور اس دفعہ وہ ایک لوہے کی کلہاڑی نکال کر لایا۔ لکڑہارا اپنی کلہاڑی کو دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا اور کہا کہ "ہاں! یہی ہے میری کلہاڑی"۔

امیر آدمی اس کی ایمان داری دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تمہاری کلہاڑی تو واقعی یہی ہے۔ وہ سونے اور چاندی کی کلہاڑیاں میری تھیں۔ جو میں نے تم سے چھپا کر دریا میں پھینک دی تھیں۔ تاکہ تمہاری ایمان داری کا امتحان لوں۔

اور پھر امیر آدمی نے خوش ہو کر سونے چاندی کی کلہاڑیاں لکڑہارے ہی کو انعام میں دیدیں۔

(عزالہ طلعت دہلی)

(بشکریہ "پھول" دہلی)

قرآن کی تعلیم

اللہ رب العزت جل شانہٗ و تعالیٰ کی معرفت کو سمجھنے کا نام علم ہے۔ دنیا میں روٹی کمانے والی تعلیم کا نام فن ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں فن کی تعلیم ہے اپنے خالق کو پہچاننے کی تعلیم نہیں ہے۔ ذیل میں مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور کے طلبہ کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نئی پود کو قرآن پڑھانا کتنا ضروری ہے اور اس سے کتنے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

گر تو مے خواہی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز بقرآن زیستن

وقت ۴ گھنٹے   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   کل نمبر ۱۰۰

پرچہ امتحان سالانہ مدرسہ قاسم العلوم درس کلام مجید وحدیث شریف

۱۔ (الف) وَاِلٰی مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ آیت نمبر ۸۵ پارہ آٹھ سورۃ الاعراف کا ترجمہ لکھو اور فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ کا مطلب واضح طور پر بیان کرو اہل مدین کو خاص طور پر ان کے نبی علیہ السلام نے ان کا کیوں حکم فرمایا کیا آج کل بھی لوگوں میں یہ کمزوری موجود ہے جو اہل مدین میں تھی؟ ۲۰

یا

(ب) اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ آیت نمبر ۵۰۔۵۱ پارہ ۱۰ کا ترجمہ لکھو آیت نمبر ۵۰ میں جن لوگوں کے متعلق فرمایا گیا ہے ان کو اصطلاح میں کیا کہتے ہیں ان کی دنیاوی زندگی پر روشنی ڈالو اور آخرت میں ان کا جو انجام ہوگا اس کو ذکر کرو۔

۲۔ پارہ نمبر ۸ یا نمبر ۱۰ میں پانچ آیت کا ترجمہ لکھو اور ہر آیت کا نمبر تحریر کرو ۲۵

باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ

۳۔ حدیث شریف نمبر ۱۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (رواہ مسلم) کا ترجمہ لکھو ۵

۴۔ حدیث شریف نمبر ۱۳۰ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ (رواہ مسلم) کا ترجمہ اور مطلب لکھو ۱۵

۵۔ ارکان خمسہ اسلام میں سے ایک پر مضمون لکھو ۱۰

۶۔ جہاد فی سبیل اللہ پر ایک مضمون تحریر کرو ۱۵

۷۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تم میں جو تعلیم دین سے نمایاں فرق ہوا ہے اُسے تحریر کرو۔ ۱۰

جواب از

فرخ عبید اللہ
سٹوڈنٹ کالج آف اینیمل ہسبنڈری۔ لاہور

سوال ۱۔ ترجمہ آیت شریف ۸۵ پارہ ۸ اور مدین والوں کی طرف بھیجا اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو۔ انہوں نے فرمایا۔ اے قوم اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرو۔ نہیں تمہارا معبود اُس کے سوا کوئی۔ آچکی تم میں نشانی تمہارے رب کی طرف سے۔ سو پورا کرو ماپ کو اور تول کو اور نہ گھٹا کر دو لوگوں کو اُن کی چیزیں۔ اور نہ فساد کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد۔ یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان والے ہو۔

مطلب: یعنی جب لوگوں سے تجارت کرو تو تجارت میں دھوکا نہ کرو بلکہ تمہیں جتنی کوئی رقم دے اس کے برابر اُس کو جنس دے دو۔ یہ آیت شریف مدین کے لوگوں کے متعلق ہے جو تجارت میں دھوکہ دہی کرنے میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ تجارت میں استعمال ہونے والے ہر دو طریقوں یعنی ماپنے اور تولنے میں وہ بے ایمانی سے کام لیتے تھے۔ یہ کاروبار اتنا زیادہ بڑھ گیا ہوا تھا کہ اس میں وہ لوگ عیب خیال نہیں کرتے تھے بلکہ اس کارستانی کو فخریہ فیشن سمجھتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب کسی جگہ میں ظلم یا گناہ حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ وہاں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرماتے ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جب اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا کہ ماپ اور تول کو پورا کردو اور لوگوں کو ان کا مال کم کر کے نہ دو تو انہوں نے نبی علیہ السلام کا خوب مذاق اڑایا اور سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نماز کو ہدف بنایا۔ کہنے لگے اے شعیب تو تجھے بہت اچھا دیکھتے تھے۔ تو ہمیں ایسی باتیں کیوں بتلانے لگا کیا تیری نماز تجھ کو یہ سب کچھ سکھاتی ہے حضرت شعیب علیہ السلام جن کے لیے مسلمانوں نے خطیب الانبیاء کا خطاب پیش کیا ہے نے جواب دیا کہ میں تمہیں بہت خوش حال دیکھتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں اس دن کے عذاب سے جب تم سب گھیر لیے جاؤ گے۔ اس کے باوجود بھی جب ان لوگوں نے دھوکا بازی جاری رکھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر اپنا غضب نازل فرمایا۔ پھر وہ تمام قوم جو نافرمان تھی اپنے اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑی تھی جیسے وہ کبھی اس دنیا میں آئے ہی نہ ہوں۔

یہ ہی عادت جو اہل مدین میں تھی آجکل کے لوگوں میں بھی بہت حد تک موجود ہے۔ لوگوں نے اسی طرح دھوکا بازی سے کاروبار میں نفع کمانے کو اپنی چالاکی سمجھ لیا ہے۔ کم ماپ تول کر دیتے ہیں لیکن گاہک کو یہ ہی پتہ چلتا ہے کہ مجھے مال پورا آگیا ہے۔ یہاں کپڑا ماپتے وقت گز مارنا بہت عام ہے۔ دودھ بیچتے ہوئے جلدی جلدی میں ماپنے والے برتن میں تھوڑا سا دودھ بچا لینا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اور غلہ وغیرہ تولتے ہوئے ترازو کی ڈنڈی مارنا کسی قسم کا گناہ خیال نہیں کیا جاتا۔ ایسے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اگر گاہکوں کو اس ہاتھ کی صفائی کا پتہ نہیں چلتا تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں انہیں یہ چیز پہلے مدنظر رکھنی چاہیئے کہ یہ ہی ہاتھ جن سے چالاکی اور پھرتی دکھاتے ہیں وہی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے ان گناہوں کا اقرار کریں گے اور اس طرح گناہ کر کے اپنے جن بیوی بچوں کی پرورش کر رہے ہیں وہ حرام کے مال سے پرورش پا کر نیک کاموں کی طرف سے غافل ہو جائیں گے اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ان کی سزا کو بڑھانے کی التجا کریں گے ان تمام مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں چاہیئے کہ اس طرح کی تمام برائیوں سے بچیں اور عذاب الٰہی کو دور رکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ثم آمین۔

سوال نمبر ۲۔ ترجمہ آیت شریف ۵۴ پارہ ۸: بیشک تمہارا رب ہے اللہ تعالیٰ جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں۔ پھر قرار پکڑا عرش پر۔ چڑھاتا ہے رات کو دن پر لگاتار ایک دوسرے کے پیچھے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے تابع ہیں اسی کے حکم کے۔ وہی ہے پیدا کرنے والا اور حکم کرنے والا۔ برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جو رب ہے جہانوں کا۔

پارہ ۸ ترجمہ آیت ۵۹۔ یقیناً بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کی طرف تو کہا انہوں نے اے قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی تمہارا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ بیشک میں ڈرتا ہوں تم کو بڑے دن کے عذاب سے۔

پارہ ۸ ترجمہ آیت ۶۰ کہا اُن کی قوم کے سرداروں نے

بیشک ہم دیکھتے ہیں تجھ کو صریح گمراہی میں۔

پارہ ۸ ترجمہ آیت ۶۱، فرمایا انھوں نے اے قوم! بالکل نہیں میں گمراہی میں اور لیکن میں تو بھیجا ہوا ہوں جہانوں کے رب کی طرف سے۔

پارہ ۸ ترجمہ آیت ۶۲۔ پہنچاتا ہوں تم کو اپنے رب کے پیغامات اور نصیحت تمہارے لیے اور جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔

زکوٰۃ

سوال ۵۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کیے گیے پانچ فرضوں میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں کئی مرتبہ زکوٰۃ کے متعلق حکم فرمایا ہے۔ اس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں کی ہے۔ زکوٰۃ یہ ہے کہ اپنے مال میں سے کچھ حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی نسبت کے ساتھ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے دیا جائے زکوٰۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک اور آپ کے زمانہ سے کچھ عرصہ بعد تک امیر المومنین کے پاس بیت المال میں جمع کروائی جاتی تھی۔ جہاں سے پوری قوم کے مفاد پر اور غریبوں ناداروں۔ یتیموں بیواؤں اور مسکینوں کی پرورش اور بہتری پر خرچ کی جاتی تھی۔ آج کل زکوٰۃ نکال کر خود ہی جس کو اس کا مستحق سمجھیں دے دیں تو بہتر ہے۔ بہتر یہی ہے کہ زکوٰۃ اپنے گھرانے میں نہ دی جائے کیونکہ زکوٰۃ اپنے باپ ماں، دادا، دادی اور ان کے والدین کو نہیں لگتی اور نہ ہی یہ اپنی اولاد پر اور اپنی اولاد کی اولاد کو لگتی ہے۔ زکوٰۃ میں بے انتہا فوائد پنہاں ہیں مثلاً دینی طور پر ایک تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم پورا ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس زکوٰۃ کا وزن آخرت میں زکوٰۃ دینے والے کی نیکیوں میں شمار ہوگا۔ دنیوی طور پر اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک تو مال سے زکوٰۃ نکلتی رہے تو اس مال پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت رہتی ہے اور وہ خواہ مخواہ ضائع نہیں ہوتا۔ وہ لوگ جو مسکین ہیں اور وہ لوگ جن کی آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں ان کو امداد مل جاتی ہے۔

آج کل زیادہ تر مسلمان زکوٰۃ کا دھیان نہیں رکھتے اس طرح جو رقم بچ جاتی ہے وہ کبھی بھی نیکی کے نتائج برآمد نہیں کر سکتی۔ اس سے ہمیشہ بدی ہی پھیلنے میں مدد ملتی ہے۔ ایسا مال دوسرے حلال مال کو بھی خراب کرتا ہے۔ اگر زکوٰۃ کو صحیح طور سے ادا کیا جاتے تو لوگوں کے مالوں میں توازن قائم رہے اور غریبوں یتیموں اور بے کسوں کو بھی مدد مہیا ہوتی رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو پوری زکوٰۃ ادا کر کے باقی حلال روزی کھانے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین ثم آمین

سوال ۶

جہاد فی سبیل اللہ

جہاد کئی قسم کا ہوتا ہے قلم سے جہاد۔ زبان سے جہاد اور جان و مال سے جہاد ان سب میں سے افضل جان و مال سے جہاد کرنا ہے

قلم سے جہاد کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو لکھ کر لوگوں پر واضح کرنا۔ اسلام کے مخالف لوگوں کے اعتراضات کو دور کرنا اور ایسی تحریریں لکھنا جن سے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہو۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قلم سے جہاد کرنا ہے۔ زبان سے جہاد کا مطلب ہے کہ دین حق کو پھیلانے کے لیے تقریریں کی جائیں۔ اُن لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاتے جو اس سے بے بہرہ ہیں۔ اپنی مشہوری اور ہر دلعزیزی کے خیال کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مدنظر رکھتے ہوئے کافروں اور منکروں سے مناظرہ کیا جاتے۔ اور ہر بات جو منہ سے نکالی جائے وہ سچی ہو کسی کا دل دکھانے والی نہ ہو۔ ہر ایک بات باحیا ہو اور احکام الٰہی کے عین مطابق ہو۔ یہ ہے زبان کا جہاد جان و مال کا جہاد سب سے افضل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو اس دنیا میں سب سے پیاری چیز اس کی اپنی جان ہوتی ہے اور جب وہ اپنی سب سے پیاری چیز کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق کو بچانے کے لیے پیش کر دیتا ہے تو کیوں نہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی قدر کریں اور کیوں نہ

(باقی صفحہ ۱۹ پر دیکھئے)

نتیجہ امتحان سالانہ جنوری ۱۹۶۱ء مدرسہ قاسم العلوم درس کلام مجید و حدیث شریف دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

نمبر شمار	نام	کیفیت	کل نمبر	حاصل کردہ
۱	فرخ عبید اللہ ملک	سٹوڈنٹ کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور	۱۰۵	۱۰۵
۲	بابو محمد شریف صاحب کھوکھر	نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ ایجرٹن روڈ۔ لاہور	″	۱۰۵
۳	محمد طاہر	جماعت ہشتم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۳
۴	محمد طیب ولد حاجی ظہور احمد صاحب	ہشتم سی اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۲
۵	محمد طیب ولد محمد یعقوب صاحب	اسلامیہ کالج ریلوے روڈ۔ لاہور	″	۱۰۲
۶	احمد عبد الرحمٰن نوشہروی	متعلم مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۲
۷	محمد احمد	دہم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۲
۸	محمد رضوان ملک	ششتم ب رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۱۰۲
۹	محمد عرفان ملک	ششتم ب رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۱۰۲
۱۰	حکیم اقبال راغظر	ششتم ب رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۱۰۰
۱۱	محمد ہاشم	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۰
۱۲	صفدر حسین صفدر	جماعت ہشتم رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۱۰۰
۱۳	عبد الواحد	نہم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۱۰۰
۱۴	خالد محمود اظہر	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میکلیگن روڈ۔ لاہور	″	۱۰۰
۱۵	دل محمد	ہفتم سی۔ وطن اسلامیہ ہائی سکول لاہور	″	۱۰۰
۱۶	بابو محمد شفیع صاحب	نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ آفس۔ لاہور	″	۹۵
۱۷	شیخ محمد اعجاز	سٹوڈنٹ ہیلی کالج آف کامرس لاہور	″	۹۵
۱۸	آفتاب احمد	جماعت دہم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۹۵
۱۹	عطا الٰہی	جماعت ہشتم اسلامیہ ہائی سکول خزانہ گیٹ لاہور	″	۹۲
۲۰	زاہد جاوید بٹ	ہفتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۹۰
۲۱	راحت منیب ملک	فرسٹ ایر کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور	″	۹۰
۲۲	فخر الدین	فرسٹ ایر اسلامیہ کالج لاہور	″	۹۰
۲۳	زاہد عبید ملک	نہم ب گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور	″	۸۵
۲۴	محمد منیر	جماعت نہم۔ اسلامیہ ہائی سکول مستی گیٹ لاہور	″	۸۵
۲۵	زبیر گلریز راغظر	الیف ایس سی اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور	″	۸۰
۲۶	محمد اقبال احمد	ہفتم بی۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۹۰
۲۷	عبد القادر زبیر	نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میکلیگن روڈ لاہور	″	۸۰
۲۸	محمد عبد الماجد قریشی	جماعت دہم پاک لینڈ ہائی سکول دسن پورہ لاہور	″	۸۰
۲۹	عبد الغفار	سرتاج کمپنی سائیکل ورکس گلبرگ۔ لاہور	″	۸۰
۳۰	سہیل احمد	جماعت ہفتم این ڈبلیو۔ آر ماڈل سکول لاہور	″	۸۰
۳۱	منور علی	طالب علم مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۷۰
۳۲	محمد سرور	جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۶۰
۳۳	فائز کامران ملک	جماعت پنجم رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	″	۶۰
۳۴	اعظم علی	جماعت پنجم۔ ایم سی پرائمری سکول چوک وزیر خاں لاہور	″	۵۰
۳۵	محمد اشرف ولد فخر الدین صاحب	جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ لاہور	″	۴۵
۳۶	محمد افضل	ششم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	″	۴۵
۳۷	محمد شعیب	اے۔ آر۔ کو انڈسٹریز لاہور	″	۴۱
۳۸	محمد عبد اللہ	جماعت چہارم۔ ایم سی پرائمری سکول لائن سبحان خان لاہور	″	۴۰
۳۹	جمیل احمد	جماعت پنجم ایم سی پرائمری سکول لائن سبحان خان لاہور	″	۴۰
۴۰	محمد شبیر	جماعت ہفتم مسلم ہائی سکول۔ سید مٹھا۔ لاہور	″	۴۰

ذیل کا مکتوب حال ہی میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم دیوبند (نبیرہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)، نے قریشی احسان الحق صاحب پرنسپل گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ کے نام (قریشی صاحب کے ایک خط کے جواب میں)، لکھا ہے۔ قریشی صاحب نے اپنے خط میں حضرت قاری صاحب مدظلہ سے استفسار کیا تھا۔ کہ آیا کتاب "آبِ حیات" مصنفہ حضرت نانوتویؒ عام علماء کی دسترس سے باہر ہے؟ جیسا کہ مولانا محمد منظور نعمانی مدیر "الفرقان" لکھنؤ نے اپنے ایک مضمون میں رائے ظاہر کی ہے؟ (مولانا محمد منظور نعمانی کا یہ مضمون "تعلیم القرآن" راولپنڈی میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ قاری صاحب کا یہ مکتوب پُر از معلومات ہے اور اسے من و عن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضرت نوک

نحمدہٗ و نصلی

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون!

گرامی نامہ باعث شرف ہوا۔ میں اس وقت گجرات۔ بمبئی۔ مدراس۔ مالابار بنگلور وغیرہ کے طویل سفر کے لئے تیار تھا۔ وقت نہ تھا۔ کہ دیوبند سے عریضہ ارسال کر سکوں۔ اس لئے گرامی نامہ سفر میں ساتھ رکھ لیا۔ کہ راستے میں جواب عرض کر سکوں گا۔ سفر میں بھی مصروفیت کار بڑھی رہی۔ آج "میل و شارم" میں قدرے فرصت ملی۔ تو قلم لے کر بیٹھا۔ اور جو کچھ ذہن نارسا میں آیا، اُسے صفحۂ قرطاس پر اتارا۔ جس کے پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ تاخیر جواب کی معافی چاہتا ہوں۔

"آبِ حیات" کے سلسلہ میں "الفرقان" کے مضمون کا اقتباس پہلی ہی دفعہ نظر سے گزرا۔ واقعہ کی حد تک بات صحیح ہے لیکن لوگوں کا اُسے مسئلہ حیات النبیؐ کی نفی یا معنوی تحریف کے لئے آڑ بنا لینا غلط ہے۔ الفرقان کے اقتباس کا حاصل یہ ہے کہ "آبِ حیات" مشکل اور دقیق کتاب ہے۔ لیکن جو کتاب مشکل ہو۔ اُس کا مضمون ناقابلِ قبول یا قابلِ انکار بھی ہوا کرے یہ بالکل انوکھی منطق ہے۔

صوفیاء اور عرفاء اسلام کی دقیق المضامین کتابیں جو اُن کی اصطلاحی تعبیرات میں لکھی گئی ہیں یا معقولات کی دقیق التعبیر کتابیں جو درسوں میں پڑھائی جاتی ہیں اس حول پر قابلِ انکار ہی نہیں۔ بلکہ غلط اور مہمل ٹھہر جائیں گی۔ خود حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری محققانہ کتابیں مثل تقریر دلپذیر۔ انتصار الاسلام حدیث النماء، عصمۃ انبیاء اور قبلہ نما وغیرہ جو توحید و رسالت، معصومیت انبیاً مبداؑ و معاد اور نبوات کے حقائق پر مشتمل ہیں۔ کہ اُن کے مسائل توحید و رسالت وغیرہ کا انکار یا اُن میں تامل اس وجہ سے جائز ہو جائیگا کہ ان کتابوں کی تعبیر دقیق اور خالص علمی اور عرفانی ہے۔ جو عوام الناس یا عوام علماء کی دسترس سے باہر ہے؟

بہر حال مسئلہ حیات النبیؐ کے انکار یا اضمحلال کے جواز کے لئے آبِ حیات کے دقت و غموض کو پیش کیا جانا۔ یا اُسے حیلہ بنانا بہت ہی عجیب سی بات ہے جو فہم سے بالاتر ہے۔ پھر اگر عقیدہ حیات النبیؐ کی بنیاد ہی آبِ حیات پر ہوتی۔ تب بھی اس کی دقتِ تعبیر کے حیلہ سے کچھ کہنے سننے کی گنجائش ہوتی۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ اس مسئلے کی بنیاد آبِ حیات نہیں۔ بلکہ کتاب و سنّت کی نصوص اور اُمت کا اجماع ہیں۔

آبِ حیات لکھی جاتی یا نہ لکھی جاتی مجھ جیسا نالائق اُسے درساً پڑھے بغیر سمجھ سکتا یا نہ سمجھ سکتا۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اُس پر قابو پا سکتے یا نہ پا سکتے، مسئلہ حیات النبیؐ اپنی اپنی جگہ حق اور واجب القبول تھا۔

خود حضرت نانوتوی (قدس سرہ العزیز) بھی تو آخر آبِ حیات لکھنے سے پیشتر یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ جو انہوں نے اپنے مشائخ (رحمہم اللہ) سے ورثہ میں پایا تھا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و سلم برزخ میں حیات جسمانی و دنیوی کے ساتھ زندہ ہیں اُسی کے اثبات کے لئے انہوں نے آبِ حیات جیسی قیمتی کتاب لکھی نہ یہ کہ آبِ حیات لکھنے کے دوران میں اتفاق سے یہ عقیدہ سخن گسترانہ انداز سے ذہن میں منضبط ہو گیا اور حضرت نے اُسے بطور ایک علمی نظریہ کے قبول کر کے عقیدہ بنا لیا۔

بہر حال آبِ حیات عقیدہ حیات النبیؐ کی بنیاد نہیں۔ اور نہ ہی کسی بڑے سے بڑے عالم کا کلام کسی دینی عقیدہ کی بنیاد بن سکتا ہے۔ بلکہ آبِ حیات اس ثابت بالشریعت عقیدہ کے علمی عرفانی دلائل اور متعلقہ حقائق و معارف کا مجموعہ ہے۔ جس میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ و سلم کے برزخ میں حیات جسمانی و دنیوی کے ساتھ زندہ ہونے کے مختلف پہلو واشگاف کئے گئے ہیں۔ اور کتاب و سنّت کے اس نقلی دعوے کو عقلی اور حسی انداز کے دلائل و شواہد سے نمایاں کیا گیا ہے۔

یہ کہنا۔ کہ آبِ حیات میں حضرت اقدس نے موت نبوی کا انکار کر دیا ہے افتراء اور فتنہ پردازی ہے حضرت نے صراحت

...نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

کے ساتھ

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔

کے تحت موت نبوی کا اثبات کرتے ہوئے حیاتِ نبوی پر روشنی ڈالی ہے۔ حضرت اقدس معاذ اللہ نہ موت نبوی کے منکر ہیں جو قطعی ہے، نہ حیات بعد الموت کے منکر ہیں۔ جو منصوص ہے۔ بلکہ بلا کسی شائبۂ تفرّد کے اس بارہ میں پوری امّت کے ساتھ ہیں۔ کہ آپؐ پر موت بھی طاری ہوئی۔ اور موت کے بعد برزخ میں آپ کو حیات بھی عطا ہوئی۔ جو جسمانی و دنیوی ہے۔

حضرت کا جو کچھ بھی کلام ہے۔ وہ اس موت اور حیات بعدالموت کی کیفیت میں ہے۔ کہ اس کے طاری ہونے کی نوعیت کیا تھی؟ جو فنّ حقائق کا مسئلہ ہے نہ کہ فنّ عقائد کا اور اس کا حاصل یہ ہے۔ کہ جس طرح آپ کی ناسوتی حیات عام انسانوں جیسی حیات نہ تھی۔ اس طرح آپ کی اور تمام انبیاءؑ علیہم السلام کی موت اور حیات بعد الموت بھی عام انسانوں کی موت اور حیات بعدالموت کی طرح نہیں۔ آپ پر موت طاری ہونے سے زوال حیات یا انقطاعِ حیات کلیۃً نہیں ہؤا۔ بلکہ حیات سمٹ گئی۔ اور آثارِ حیات حسّی طور پر منقطع ہو گئے۔ برزخ میں وہی سمٹی ہوئی حیات بدستور سابق پھر بدن مبارک میں پھیلا دی گئی اس دعوے کا تعلق نہ درحقیقت موت کے طریان سے ہے۔ نہ بعد الموت حیات کے سریان سے جو عقیدہ ہے۔ بلکہ ان دونو کی کیفیت اور صورت تکوّن سے ہے۔ اس لئے اسے تفرّد کہنا بھی تحکّم ہے۔ تفرّد بمقابلہ عقیدہ ہوتا ہے نہ کہ مسلّمہ عقیدہ کو مان کر اُس کی باطنی حقیقت کو بیان کرنے سے بالخصوص جب کہ اس خاص کیفیّت ممات و حیات کے بارہ میں سلف کے اشارات بھی موجود ہوں۔ تو بیان کیفیت میں بھی تفرّد نہیں رہتا۔ ہاں تفرّد اگر ہے تو طریقِ استدلال اور دلائل و براہین کی ندرت میں ہے نہ کہ دعوے میں۔

نیز اگر ان دلائل کی رُو سے انکار ہے۔ تو موت نبویؐ یا حیات نبویؐ کا نہیں۔ بلکہ اُس خاص کیفیت کی موت اور خاص انداز کی حیات بعد الموت کا غیر انبیاء سے ہے۔ اب اگر اس موت و حیات کی مذکورہ کتاب مخصوص کیفیت اور اندرونی حقیقت کا انکار اربابِ سطح کرنے لگیں۔ تو یہ انکار ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک نابینا کسی بینا کے مشاہدات کا انکار محض اس لئے کرنے لگے۔ کہ یہ حقائق اُسے نظر نہیں آتے! تو جیسے یہ انکار درخور التفات نہ ہو گا۔ ایسے ہی یہ طرزِ عمل بھی لائق توجّہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اربابِ ظواہر ان حقائق کو اُسی پیمانہ سے ناپنے لگیں جس سے مدلولاتِ ظاہری کو ناپا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس طرح نصوص کے مدلولاتِ ظاہری کا پیمانہ نصوص کے ظواہر ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ان کے مدلولاتِ خفیہ کا پیمانہ بواطن نصوص ہوتے ہیں۔

لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّ بَطْنٌ وَّ لِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ اور ساتھ ہی وَ لِكُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ۔

باطنی حقائق کے اثبات کو ظاہری مدلولات کا انکار سمجھ جانا اُسی کا فعل ہو سکتا ہے جسے نہ ظواہر نصوص پر پورا عبور حاصل ہو۔ اور نہ ہی وہ نصوص کے ظہر و بطن کے مابینی ربط سے واقف ہو۔

درحالیکہ نصوص کے ظواہر بلاشبہ اپنے بواطن سے کلیۃً مربوط اور وابستہ ہوتے ہیں۔ اور اس ارتباط کا انکشاف خود ایک مستقل علم ہے جو راسخین فی العلم ہی کا حصّہ ہے۔ اس لئے ان بواطن کا انکار درحقیقت ظواہر سے بھی کماحقہٗ ناواقفیت یا فنِ حقائق سے عدم مناسبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرزِ عمل کا شکار آب حیات بھی ہوئی ہے۔ ورنہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آب حیات کے دقیق ہونے کو مسئلہ حیات النبیؐ کے انکار و نفی سے کیا تعلق ہے؟

دارالعلوم دیوبند میں حضرت نانوتوی قدس سرہٗ کی تصانیف کو درسًا درسًا پڑھانے کا سلسلہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمایا تھا۔ اور عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اِس سے پہلے دارالعلوم کے مخصوص اکابر و اساتذہ حضرت کے مضامینِ حکمت کو دُروس میں بذیل کتاب و سنّت بیان کرنے کے عادی رہے ہیں۔

حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ۔ میرے والد ماجد حضرت مولانا حافظ محمّد احمد صاحب اور حضرت مولانا شبّیر احمد عثمانی رحمہم اللہ خصوصیت سے کلامی اور فقہی مسائل کی تشریح، حضرت اقدس ہی کی تصانیف کی روشنی میں فرماتے تھے۔ جس سے طلباء کو ان علوم سے بلا درس و تدریس ہی کافی مناسبت پیدا ہو جاتی تھی۔

موجودہ اساتذہ میں حضرت علّامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہٗ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا رسول خان صاحب سابق مدرس دارالعلوم کو حکمت قاسمیہ پر کافی عبور ہے۔ اور دروس میں ان کے یہاں موقع بموقع یہ حِکَم و اسرار قاسمیہ [illegible]ت میں آتے رہتے ہیں۔

مولانا شبّیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ [illegible] اسلام کے مقابلہ میں فلسفہ سو برس تک بھی اگر رنگ و روپ بدل کر آئے۔ تب بھی

حکمت قاسمیہ کی روشنی میں اس کا "اندازہ" فوراً پہچانا جائے گا۔ اور اس کی قلعی کھلے بغیر نہ رہے گی۔ اس لئے حضرت کی کتب کی حکمت باوجود دقیق المدرک ہونے کے یہاں کے طلباء میں بدیہیات اولیہ کا درجہ رکھتی تھیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اُن کے متعذر الحصول یا ناممکن الادراک ہونے کا پروپیگنڈہ کن مصالح پر مبنی ہے؟

لوگ قاضی۔ حمد اللہ۔ صدرا۔ شمس بازغہ تو سمجھ لیں اور آب حیات و قبلہ نما سامنے آئے۔ تو اُس کے متعذر الحصول ہونے کا عذر کر کے کھڑے ہو جائیں۔ تو سوائے اس کے کہ یا اسے فن حقائق سے عدم مناسبت یا "اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَہِلُوْا" پر محمول کیا جائے، اور کیا کہا جائے؟

اس تفصیل کے بعد جناب کے ہر دو سوالات کا جواب درج ذیل ہے:۔

(۱) میں نے آب حیات درساً درساً نہیں پڑھی۔ جتنا بن پڑا خود ہی اس کا مطالعہ کیا ہے۔ نہ وہ ناقابل فہم و ادراک ہے اور نہ ہی اس کے علوم ملائکہ کے لئے ہیں۔ بلکہ انسانوں ہی کے لئے ہیں۔ مگر ذی استعداد انسانوں کے لئے جنہیں علوم دینیہ کے ساتھ معقول و فلسفہ اور ہیئت و ریاضی میں کافی دستگاہ ہو۔ آب حیات میں مشکل حصہ دلائل کا ہے، مسائل کا نہیں۔ دعوے یا مسئلہ اس میں وہی ہے جو شرعی ہے۔ یعنی انبیاء علیہم السلام اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم برزخ میں جسمانی اور دنیوی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور رزق پاتے ہیں۔ اور یہ کہ آپ کی موت اور حیات بعد الموت عام موتوں اور عام حیاتوں کی طرح نہیں اور نہ ہی موت طاری ہونے اور حیات بعد الموت کے آنے کی کیفیت ہی عام انسانوں جیسی ہے اسی لئے اس حیات کے اثرات عالم دنیا تک بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ کہ نہ اُن کی پاک بیویاں بیوہ اور قابل نکاح ہوتی ہیں۔ اور نہ ہی اُن کے اموال میں میراث بٹتی ہے۔ ظاہر ہے، کہ اس دعویٰ یا شرعی مسئلہ میں کوئی اشکال نہیں۔ اشکال اگر ہے تو دلائل اور اُنکی محققانہ تعبیر میں ہے۔ لیکن عوام کے لئے نہ کہ اہل علم اور اہل ذوق کے لئے۔ اور کچھ بھی ہو میرے یا کسی کے اُسے درساً درساً پڑھنے یا کتاب کے مشکل ہونے سے اس کھلے ہوئے شرعی مسئلہ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ کہ اس اشکال کی آڑ میں مسئلہ کی نفی یا انکار کیا جائے، یا حضرت کو اس عقیدہ کے کسی بھی پہلو میں جمہور سلف و خلف سے الگ یا متفرد کہا جائے؟

(۲) "الفرقان" میں ذکر کردہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن آخر میں اجمال کر دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:۔

"حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آب حیات پڑھانے سے یہ کہہ کر معذرت فرمائی تھی۔ کہ یہ کتاب بہت عالی اور دقیق مضامین پر مشتمل ہے۔ اور میں اہتمام کے جھگڑوں میں مبتلا رہ کر چونکہ ہمہ تن اس کتاب کی طرف توجہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس کا پڑھانا میرے لئے مشکل ہے۔ یہ کتاب ایسی نہیں کہ میں ذیلی اور ضمنی طور پر محض سرسری مطالعہ سے اسے حل کر کے اس پر قابو پا سکوں"۔

بہرحال اس واقعہ سے کتاب کے ناممکن الفہم ہونے یا اس میں بیان شدہ مسئلہ حیات النبیؐ کے مشکوک یا مشتبہ ہونے پر استدلال کیا جانا قطعاً بے معنی ہے۔ حضرت نانوتوی قدس سرہ اور دیوبند کے تمام اکابر و علماء کا مسلک اس بارہ میں صاف رہا ہے۔ اور ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں حیات جسمانی و دنیوی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور یہ ناکارہ خدام اکابر بھی۔ انہی اکابر ممدوحین کے اس مسلک کا پابند اور من و عن متبع ہے۔ والسلام

(محمد طیب)

مدیر دار العلوم دیوبند

(حال مقیم وشارم مدراس)

(۱۸ شعبان ۱۳۸۰ھ)

حضورِ رسالتمآبؐ میں

جناب عبد الحمید خاں شوق صاحب۔ پوسٹل انسٹی ٹیوشن لاہور

ہر نیک بخت آپؐ پہ قربان ہے حضورؐ — ہر پاک رُوح تابع فرمان ہے حضورؐ

خلق عظیم آپؐ کا، دل میں اُتر گیا — ہر دشمن دیں دیکھ کے حیران ہے حضورؐ

آیاتِ چند عمرؓ کی حالت بدل گئیں — اعجاز ہے کہ آپؐ کا قرآن ہے حضورؐ

جو آ گیا حضورؐ کے مستوں کی ذیل میں — اُس کے نصیب دولتِ عرفان ہے حضورؐ

رحمت سے دونوں کافر و مومن ہیں مستفیض — ہر لطف کا جنابؐ سے امکان ہے حضورؐ

ہر دل ہوا یقین کی دولت سے فیضیاب — یہ دین ہے کہ منبعِ ایقان ہے حضورؐ

رمضان میں ہے رحمتِ باری کا پھر نزول — رمضان ہے کہ رحمتوں کی کان ہے حضورؐ

روزہ نماز ذکرِ خدا و رسولؐ بس — میری حیات کا یہی سامان ہے حضورؐ

باطل نے یوں فرار کیا حق کے سامنے — چشم فلک بھی دیکھ کے حیران ہے حضورؐ

میرے جنونِ شوق کی حالت نہ پوچھئے — سر میں ہے خاک، چاک گریبان ہے حضورؐ

اک شوق ہی حضورؐ کے در کا نہیں غلام — ہر دیندار آپؐ پہ قربان ہے حضورؐ

اسے بغیر حساب کتاب لیے جنت میں ایک اونچا مرتبہ عنایت فرمائیں۔

جہاد کے اُخروی فائدے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں لڑنے والے سے راضی ہو جاتے ہیں۔ جو شخص جہاد کرتا ہوا شہید ہوا اس کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں شہداء کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ اگر ہمارے لیے کوئی تھوڑی سی بھی قربانی کرے تو ہم اس کے احسان کو عمر بھر بھی نہیں بھولتے بلکہ اس احسان کا بدلہ زیادہ دینے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جو بہت زیادہ رحم کرنے والا اور زیادہ بدلہ دینے والا ہے کیوں نہ اپنے اس بندے کو جس نے اس کی راہ میں اپنی جان نثار کر دی بہت بڑا بدلہ دے۔ مسلمانوں کے لیے جہاد کا حکم ایک بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ یہی ایک ایسا لفظ ہے جو اگر کسی گنہگار ترین مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جاتے تو وہ بھی اپنی جان کی بازی لگانے سے دریغ نہیں کرتا۔ وہ جہاد ہی کا جذبہ تھا جس نے ایک ربع صدی میں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا دیا دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان اپنے دین سے غافل ہوئے اور ان کے دل سے جہاد کی قیمت کم ہوئی وہیں دشمنوں نے ان پر فتح حاصل کر لی۔ اس لیے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ جہاد کی قدر سمجھیں اور ہر وقت جہاد کی تیاری میں مصروف رہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تیاری کرنے پر بہت زیادہ اجر کی خوشخبری دی ہے۔

کلام پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاد کے متعلق فرمایا ہے۔

ترجمہ پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۰ "اور تیاری کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور رپلے ہوئے گھوڑوں سے۔ کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر اُن کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ اُن کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا"

اس آیت شریف میں جہاد کے متعلق اتنا صریح حکم آگیا ہے کہ مسلمانوں کو جہاد کی تیاری اور اہمیت میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔

اب آج کل چوں کہ لڑائی کے طریقے وہ نہیں رہے اس لیے مسلمانوں کو چاہیئے وہ ہر قسم کے نئے اسلحہ جات سے مسلح رہیں اور انھیں استعمال کرنے کی مشق کرتے رہا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے دشمنوں پر خوف طاری ہو اور وقت آنے پر اُن سے اللہ تبارک وتعالےٰ کے حکم کے مطابق جہاد کیا جا سکے۔ جہاد کرنے والوں کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی جگہ خوشخبری دی ہے ایک جگہ فرمایا ہے۔

پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۲۰۔ ترجمہ "جو ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اُن کے لیے بڑا درجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

ترجمہ آیت ۲۱ "خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغوں کی کہ جن میں اُن کو آرام ہے ہمیشہ کا۔

جن موقعوں پر جان ومال سے جہاد کی ضرورت پیش آتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سب سے پہلے جہاد کافروں سے کیا جاتا ہے

اس کا طریقہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک اور خلفائے راشدین کے زمانے میں رائج تھا وہ یہ ہے کہ دشمنوں پر حملہ کرنے سے پہلے ان کے سامنے تین شرائط پیش کی جائیں پہلی یہ کہ وہ مسلمان ہو جائیں دوسری یہ کہ وہ اسلامی حکومت کے ماتحت ہو کر سالانہ جزیہ ادا کریں اس طرح مسلمانوں پر اُن کی نگہبانی کا فرض عائد ہو جاتا ہے اور اگر وہ ان دونوں شرائط کو رد کر دیں تو تیسری شرط یعنی جہاد کو پورا کیا جاتے۔

دوسرے جہاد ان لوگوں سے جائز ہے جو کہنے کو تو مسلمان ہوں لیکن اسلام میں رخنے ڈالنے کی کوشش کریں یعنی ارکان خمسہ میں سے کسی ایک کا انکار کریں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں عرب کے کئی قبائل زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے لگے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے جہاد کیا اور ایسی سزا دی کہ پھر کسی کو اسلام کے ارکان میں ردوبدل کی ہمت نہ ہوئی

جہاد میں بوڑھے، بچوں اور عورتوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں جو کوئی امان کی درخواست کرے اُس کو قتل نہیں کرنا چاہیئے لیکن ایسے لوگ جو امان سے فائدہ اٹھا کر دوبارہ مسلمانوں کے خلاف شرارت کریں تو انہیں کیفر کردار تک پہنچانے سے پہلے دم نہیں لینا چاہیئے۔

تیسرے اُن لوگوں سے جہاد فرض ہو جاتا ہے جو مسلمانوں کے جان ومال یا ملک کو جان بوجھ کر نقصان پہنچائیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں جہاد کا سچا جذبہ عنایت فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم جہاد کی مکمل تیاری کریں اور دشمنوں کو ان کی شرارت کا بدلہ دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے جہاد کو قبول فرمائے اور ان انعامات سے نوازے جن کا اس نے قرآن حکیم میں ذکر فرمایا ہے آمین ثم آمین۔

محمد شریف کھوکھر

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس ایمپرس روڈ۔ لاہور

سوال ۲ پارہ نمبر ۸ آیت شریف ۳۶

وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو اور تکبر کیا اُن سے یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

پارہ نمبر ۸ آیت شریف ۴۲

اور وہ لوگ جو ایمان لاتے اور نیک اعمال کئے نہیں دیتے ہم تکلیف کسی نفس کو مگر اس کی وسعت کے مطابق یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس جنت میں سدا رہیں گے۔

پارہ نمبر ۸ آیت ۵۰۔

اور دوزخی لوگ جنت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ اے جنت والو۔ خدائے پاک جل مجدہٗ نے جو پانی اور رزق تجھے دیا ہے ہم کو بھی عنایت کرو جنت والے لوگ جواب دیں گے یقیناً یہ چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کافروں پر حرام کر دی ہیں۔

پارہ ۸ آیت شریف ۲۳۔ فرمایا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقیناً ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پارہ ۸ آیت شریف ۱۵۵

اور یہ ہے کتاب نازل فرمایا ہم نے اس کو بابرکت سو فرمانبرداری کرو اس کی یعنی (قرآن مجید کی) اور ڈرتے رہو مجھ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سوال نمبر ۱۔ پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۵۰ / ۵۱

جب پہنچتی ہے آپ کو کوئی بھلائی تو بُری لگتی ہے ان کو اور جب پہنچتی ہے آپ کو کوئی تکلیف تو کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ہی جانچ لیا تھا اور وہ خوش ہو کر لوٹ جاتے ہیں۔ اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان منافقین سے فرما دیجئے کہ نہیں پہنچتی ہم کو کوئی مصیبت مگر یہ کہ لکھ رکھی ہے ہمارے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ نے وہی ہے ہمارا عمدہ ساتھی و مددگار۔ سو مومن اللہ تبارک وتعالیٰ پر ہی توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت شریف میں منافقین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ لوگ ظاہراً تو جناب رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے مگر ان کے دل میں ایمان نہیں تھا۔ دل سے اسلام کو پھلتا اور پھولتا ان کو ایک آنکھ بھی نہ بھاتا تھا۔ اسلام کے پھریرے کو سرنگوں کرنے کے لیے اندر ہی اندر وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے تھے اور بظاہر کلمہ طیبہ کا زور زور سے ورد بھی کرتے تھے۔ جب کبھی کسی آزمائش کا وقت آتا تو منافق لوگ طرح طرح کے حیلے بہانے تراش کر اپنی جان بچا لیتے۔ حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ دلوں کے مالک ہیں اور وہ ظاہر و باطن کے جاننے والے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

اعمال کا مدار نیت پر ہے نیت دل میں ہوتی ہے ان لوگوں کے دل سیاہ تھے اور ایمان کی دولت سے محروم رہ کر منافق کہلاتے اور دین ودنیا میں گھاٹے کے سامان پیدا کر کے آخرت میں جہنم رسید ہوئے۔

سوال نمبر ۵

ارکان خمسہ اسلام مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج (۵) زکوٰۃ

کلمہ طیبہ

اس کے معنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کا اقرار کرنا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رسولِ برحق ہونے کو تسلیم کرنا اس کلمہ کو صدق دل سے پڑھ لینے کے بعد انسان اسلام میں داخل ہو جاتا ہے مسلمان بننے کے لیے سب سے پہلے ایسی مبارک کلمہ کا زبان سے اقرار کرنا پڑتا ہے اور دل سے تصدیق لازمی ہے۔ دل سے مان جانے کا نام ہے ایمان اور اس کے بعد احکام خداوندی اور نبوی پر عمل کر کے دکھانے کا نام ہے اسلام۔ کلمہ طیبہ کی برکت سے دل کی سیاہیاں دور ہوتی ہیں۔ دل میں نور خداوندی کا ظہور ہوتا ہے صدق دل سے

پڑھنے سے دل کی بنجر زمین اس کی برکت سے سدا بہار پھولوں کی ایک وادی بن جاتی ہے اس کا ورد کرنے سے دل میں سرور اور خوشی کی لہریں موجزن ہوتی ہیں۔ اس کے پڑھنے سے تمام معبودانِ باطلہ کی نفی ہوتی ہے ایک اللہ جلّ شانہٗ کی وحدت کا تصور ہوتا ہے۔ ایمان کی دولت ملتی ہے جس سے خدائے پاک راضی ہو جاتے ہیں اگر فقط زبان سے کلمہ طیبہ پڑھ لیا اور دل سے تصدیق نہ کی اور شرک و بدعت میں مبتلا رہے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی فرمانبرداری نہ کی تو پھر خدا حافظ۔ دنیا میں ذلیل اور آخرت میں داخل جہنم۔

سوال ۶

جہاد فی سبیل اللہ

جہاد کے معنی اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں۔ اپنا مال، جان اور وقت صرف کرنا۔ اس کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت بڑا اجر مقرر کیا ہے وہ شخص جو اسلام کی سربلندی کے لیے تیاری کرتا ہے اور سواری کے لیے گھوڑا خریدتا ہے یا اور مال و دولت خرچ کرتا ہے اس کا یہ سارا عمل نیکی اور عبادت کے کھاتے میں محفوظ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ گھوڑے کو جو چارہ اور پانی کھلاتا ہے۔ اور اگر مجاہد میدان جنگ میں اللہ کے لیے شہید ہو جائے تو حکم یہ ہے کہ شہید کو غسل نہ دیا جائے اور انہی کپڑوں میں اور بہتے ہوئے زخموں کے ساتھ اس کو دفن کر دیا جائے۔ اس کے بہتے ہوئے زخموں کو ہرگز نہ دھویا جائے کیونکہ قیامت کے دن محشر میں وہ شہید اپنے رب جلیل کے حضور میں پیش ہو کر عرض کرے گا کہ اے اللہ میں نے تیری راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ سب سے زیادہ اچھی زندگی شہیدوں کو ملے گی اور شہید تمنا کریں گے کہ اے اللہ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم تیری راہ میں بار بار شہید ہو کر تیری رضا و خوشنودی حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میری راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارے گئے ہیں تم ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھتے شہید کا حساب کتاب بھی نہیں ہوتا۔ شہیدوں کی روحوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ ننھے ننھے سبز پرندوں کے قالب میں ڈال کر عرش معلّٰے کے نیچے قندیلوں میں رکھتے ہیں۔ اعلیٰ اور ارفع زندگی کے مزے اڑاتے ہیں۔ یہ سب جہاد کی برکت ہے۔ ہر مسلمان کو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہر دم ہر آن تیار رہنا چاہیئے۔

مُحَمَّدٌ طَاهِرٌ

جماعت ہشتم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۱۔ مطلب آیت شریف پارہ ۸

ہر نبی علیہ السلام کو جب بھیجا گیا تو اس نے ہر اس برائی سے اپنی قوم کو روکا جس میں وہ ملوث تھی جیسے حضرت لوط علیہ السّلام آئے اور انھوں نے اپنی قوم کو فرمایا۔ اے میری قوم! کیا تم کرتے ہو وہ بے حیائی کے کام کہ تمام جہان میں سے کسی نے نہیں کیا تم سے پہلے اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب فرمایا۔ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہ اس لیے کہ وہ تجارت پیشہ قوم تھی اور عوام کے ساتھ بددیانتی برتتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھیجا تاکہ انھیں اللہ تعالیٰ سے خوف دلائیں۔

ماپنا وہ ہوتا ہے جیسے دودھ کو ماپ کر دیتے ہیں۔ اور تولنا وہ ہوتا ہے جو میزان سے تول کر دیتے ہیں۔ گھٹا کر دینے سے مراد ہے کہ جب جنس زیادہ ہوتی ہے تو گننا مشکل ہوتا ہے اس سے فائدہ اٹھا کر مال کم دے دیتے ہیں۔ یہ سخت بددیانتی ہے۔ یہ ہی شیوا قوم مدین کا تھا۔ یہ طریقہ آج مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے ہمیں چاہیئے کہ اگلی قوموں سے نصیحت حاصل کریں اور ایسے برائی کے کاموں سے بچیں لیکن ہماری قوم کو ہر قدم پر پہلی ہلاک شدہ قوموں کی پیروی کر رہی ہے۔ ہم بھی اس قوم کی طرح ان روحانی بیماریوں کے مریض ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ان روحانی بیماریوں سے صحت یاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

سوال نمبر ۲۔ سورۃ التوبہ پارہ ۱۰ آیت ۳۷۔

بیشک جو مہینے کا بدلنا ہے۔ زیادتی ہے کفر کے عہد کی۔ گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے کافر لوگ۔ حلال کرتے ہیں اس مہینے کو ایک سال اور حرام رکھتے ہیں دوسرے برس تاکہ پوری کریں گنتی ان مہینوں کی جو اللہ تعالیٰ نے ادب والے رکھے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ مہینے کو حلال کر لیتے ہیں۔ اچھے کر دیئے گئے اُن کے بُرے اعمال اُن کی نظروں میں اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتے

سوال ۷

نمایاں فرق

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت ہم میں اب بہت فرق ہو گیا ہے۔

برائی اور اچھائی میں تمیز، نیکی بدی میں تمیز، اچھائی سے رغبت اور برائی سے نفرت۔ نماز کی پابندی، اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی اور ان سے واقفیت۔ آوارگی سے نفرت۔ حقیقت کا راستہ روشن نظر آتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف وغیرہ

یہ سب اللہ تعالیٰ کے رحم اور مدرسہ قاسم العلوم میں قرآن مجید و حدیث شریف کا سبق پڑھنے اور درس سننے سے حاصل ہوئی ہیں!

محمد طیّب ولد ظہور احمد صاحب

ہشتم سی۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور۔

سوال نمبر ۱۔ (۱) مطلب آیت شریف ! ۔ اس آیت شریف سے پیچھے کئی ایک رکوعوں میں ربط چلا آ رہا ہے کہ جو جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے نازل ہوئے، انہوں نے اپنی قوموں کو خدا کا سچا دین پہنچایا اور انھیں بتلایا کہ جو کام تم کر رہے ہو وہ بالکل درست نہیں۔ مثلاً حضرت صالح علیہ السلام کی قوم بتوں کی عبادت کیا کرتی تھی۔ انھوں نے اپنی قوم کو اس کام سے منع فرمایا، ایسے ہی شعیب علیہ السلام کی قوم میں یہ عادت تھی کہ یہ لوگوں کو چیزیں کم ماپ کر اور کم تول کر دیتے تھے انہوں نے ان لوگوں کو سمجھایا کہ ان کاموں کو چھوڑ دو اور نیکی کی راہ اختیار کرو کیونکہ اس طرح کے کاموں کا نتیجہ صرف تباہی اور بربادی ہے۔ لیکن ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور اپنا کام کرتے رہے اسی طرح آج کل ہے جو لوگ اس طریقے سے روپیہ پیسہ جمع کر لیتے ہیں۔ بڑے بڑے مکانات بنواتے ہیں اور جس اولاد کو وہ اس مال سے پالتے ہیں وہ خراب ہو جاتی ہے وہ باپ کو کہتے ہیں ابا جان مجھے پیسے دیجئے میں نے فلم دیکھنے جانا ہے۔ اگر باپ کہے کہ میں نے پیسے نہیں دینے تو وہ باپ کو مارنے کے لیے دوڑتا ہے اب اگر باپ انہیں حرام نہ کھلاتا تو اُن میں اس قدر جرأت کیوں پیدا ہوتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو کمزوری حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں تھی وہ ہم میں بھی موجود ہے پہلی قومیں جب گناہ میں حد سے بڑھ جاتی تھیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان پر عذاب نازل فرمایا کرتے تھے لیکن ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم میں بھی یہ کمزوریاں موجود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر عذاب نازل نہیں فرمائے۔ اب لاہور ہی کی مثال لے لیجئے اتنا بڑا شہر ہے اور اس میں ہزاروں اڈے زنا کے موجود ہیں۔ لوگ سینماؤں میں زیادہ اور مسجدوں میں کم آتے ہیں۔ ہر طرف بے ایمانی عام ہے تو کیا لاہور زمین پر رہنے کے قابل ہے۔ نہیں یقیناً نہیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے اُن بندوں کی برکت کی وجہ سے ہے جو لاہور میں موجود ہیں کہ ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔

سوال ۶۔ قرآن کریم میں بہت جگہ جہاد کرنے کا حکم آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد میں بے انداز فائدے رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جہاد کرنے والوں کے لیے بہت بڑے رتبے ہیں۔ جب تک مسلمانوں نے جہاد کیا، دنیا اُن کے قدموں پر جھکتی رہی لیکن جب جہاد کو چھوڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے تو انگریزوں اور سکھوں کے غلام ہو کر رہ گئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو قوم جہاد چھوڑ دے گی اس پر ذلت مسلط ہو جائے گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی میری راہ میں مارا گیا وہ زندہ ہے۔ جس وقت شہید لڑائی میں مارا جاتا ہے اس کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے کہ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ ابو داؤد شریف میں روایت ہے کہ جو آدمی رات کو سوتے وقت جہاد کی نیت نہیں کرے گا وہ اس رات منافق سویا۔ اور اگر ہم جہاد کے لیے گھوڑا رکھیں اور اس گھوڑے کو جتنا دانہ کھلائیں

جتنی اس کی لید اٹھائیں یا خدمت کریں۔ اس کا بھی ثواب ملے گا۔ اگر ہم جہاد کی نیت سے کوئی اسلحہ اپنے پاس رکھیں گے تو اس کا بھی ثواب ہمیں ملتا رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں جہاد میں شامل ہونے اور شہادت کا جام پینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

محمد طیّب ولد محمد یعقوب صاحب

اسلامیہ کالج۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

سوال ۱ مطلب آیت شریف

اہل مدین پر عذاب الٰہی اسی وجہ سے نازل ہوا تھا کہ وہ ماپ اور تول میں لوگوں سے دھوکا کرتے تھے۔ چیزیں گھٹا کر دیتے تھے۔ اُن کے ہاتھ میں اتنی صفائی تھی کہ گاہک کو پتہ نہ چلتا تھا کہ مجھے سودا کم ملا ہے۔ مال کو گھٹا کر نہ دینے کا حکم صرف دوکانداروں کے لیے ہی نہیں نازل ہوا بلکہ گاہکوں کا بھی فرض ہے کہ پیسے ٹھیک اور پورے ادا کریں۔ یہاں حالت یہ ہے کہ کھوٹا سکہ چلانے کے لیے ایسا دوکاندار ڈھونڈتے ہیں جو ذرا کم دیکھتا ہو۔ وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اُن کے اس چھوٹے سے عمل کی وجہ سے زمین میں فساد پھیلے گا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر بھی عذاب اسی لیے نازل ہوا تھا کہ وہ کم تولتے تھے اور چیزیں گھٹا کر دیتے تھے۔ آج کل بھی تقریباً ہر تاجر یہی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح دوسرے کو مال کم جائے یہ سب کمائی حرام کی ہوتی ہے۔ لوگ دنیا کو دیکھتے ہیں۔ آخرت کے دن کی فکر نہیں کرتے۔ اس لیے حرام مال کبھی بھی حلال کے کاموں میں صرف نہیں ہوتا بلکہ حرام کے کاموں میں ہی لگتا ہے۔ لوگوں نے اپنے ترازو اور ماپنے کی چیزیں غلط بنا لیے ہیں۔ خدا کرے وہ سیدھے راستے پر آجائیں ورنہ قیامت کے دن ان پر بہت بڑا عذاب نازل ہوگا۔ اُن کو ہر چیز کا حساب دینا ہوگا یہ عادت قوم مدین میں تھی جو آج ہماری قوم میں بھی پوری کروفر کے ساتھ موجود ہے

سوال نمبر ۹۔ جہاد اللہ تعالیٰ کی خاطر، اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے جنگ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ جہاد ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی قوت رکھتا ہو۔ تاریخ اسلام میں بہت سے جہاد ہوئے جو زیادہ تر مسلمانوں نے جیتے۔ جہاد کرنے میں مسلمانوں کی جتنی زیادہ مدد کی جائے گی اتنا ہی ثواب زیادہ دیا جائے گا۔ جو کوئی جہاد میں مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور جو جہاد سے زندہ واپس آجائے وہ غازی کہلاتا ہے۔ رات کو سونے سے پہلے ہر مسلمان کو نیت کرنی چاہیئے کہ جب بھی ضرورت پڑے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے جہاد کرے گا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جہاد کرنے سے بڑی برکت ہوتی ہے اگر صحیح نیت سے جہاد میں کوئی مارا گیا تو وہ لغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ جہاد کرنے سے دین اسلام پھیلتا ہے اور کافروں کی دنیا میں کمی ہو جاتی ہے۔ ہر اسلامی حکومت کو چاہیئے کہ جہاد کی تعلیم دے۔ گھر میں ہر وقت ہتھیار رکھنے چاہئیں اور اُن پر پریکٹس کرنی چاہیئے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔ جہاد میں جنگ کا سامان مہیا کرنا، مسلمانوں کو کھانا دینا، زخمیوں کی مدد کرنا بھی بہت بڑا ثواب ہے جو شخص جہاد کرنے کی قوت نہیں رکھتا یعنی کمزور ہے یا لاغر ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ مال یا ہتھیار جہاد کے لیے مہیا کرے۔

سوال ۲ ترجمہ آیت شریف ۹۵ پارہ ۸ سورۂ اعراف:۔ یقیناً بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کی طرف۔ سو کہا انھوں نے اے قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی تمہارا کوئی معبود نہیں سوائے اس کے بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے

ترجمہ آیت ۶۰ پارہ ۸:۔ کہا اُن کی قوم کے سرداروں نے ہم تجھے صریحاً گمراہ دیکھتے ہیں۔

پارہ ۸ آیت شریف ۶۱:۔ ترجمہ انہوں نے کہا اے قوم میں بالکل گمراہ نہیں۔ بلکہ رسول ہوں سارے جہان کے ربّ کا

احمد عبدالرحمٰن نوشہروی

متعلم مدرسہ قاسم العلوم شیراں والہ گیٹ۔ لاہور

سوال ۱ (ب) ترجمہ آیت شریف۔

اگر پہنچتی ہے آپ کو بھلائی تو وہ ناراض ہوتے ہیں اور اگر پہنچتی ہے آپ کو کوئی مصیبت۔ وہ کہتے ہیں ہم اپنے کام میں پہلے سے ہوشیار ہو گئے تھے اور وہ خوشی خوشی واپس ہوتے ہیں کہہ دیجئے نہیں پہنچتا ہم کو کچھ مگر جو کچھ لکھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے۔ وہ ہمارا مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ پر مومن توکل رکھتے ہیں۔

مطلب:۔ جن لوگوں کے متعلق ذکر ہوا ہے انہیں اصطلاح میں منافق کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سچے دین پر دل سے ایمان نہیں لاتے۔ وہ دنیوی زندگی میں بھی چین وآرام سے نہیں بیٹھ سکتے۔ اور آخرت میں بھی ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق موجود تھے یعنی ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیتے تھے لیکن دل میں کھوٹ ہوتا تھا۔ جب کبھی اسلام کے لیے کسی مالی یا جانی امداد کا وقت آتا تھا۔ طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتے تھے اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے تھے۔ منافقوں نے جنگِ تبوک میں مسلمانوں کے ساتھ جانے میں طرح طرح کے حیلے بنائے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ سے جی چرایا۔ لیکن جب مسلمان فتح یاب ہوتے تو منافق لوگ مالِ غنیمت کا حصّہ لینے کے لیے سب سے آگے پہنچ گئے۔ وہ اپنے زعم میں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقر کے رکوع ۲ میں صاف اعلان فرما دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو دھوکہ نہیں دیتے وہ تو اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں۔ مگر سمجھتے نہیں ہیں۔ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی پہنچتی تھی تو اُن کے چہروں پر ناراضگی کے آثار چھا جاتے تھے۔ کہ یہ بھلائی کیوں ملی۔ اور جب کبھی آپ کو کوئی تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپڑتی تو اس وقت ڈینگیں مارتے تھے کہ ہم بڑے ہوشیار ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو پہلے سے بچا لیا تھا۔ جواب ملا کہ اس میں تمہاری کیا دانش مندی ہے جیسا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ویسا ہی ہوا۔ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ان کی کوئی عزت نہ تھی اور آخرت میں بھی حسبِ اعلان خداوندی۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے یعنی کافروں سے بھی سخت عذاب دیا جائے گا کیوں کہ کافر لوگ تو ظاہراً مخالف تھے اس لیے مسلمان ان سے بچنے کی تدبیر کر لیا کرتے تھے۔ مگر منافق مارِ آستین ثابت ہوتے تھے۔ اس لیے انہیں کفار سے بھی زیادہ سخت عذاب کا وعید سنا دیا گیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی جس وقت مرا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو چونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اس لیے آپ نے اپنا کرتہ مبارک پہنایا۔ لعاب دہن لگایا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو ان منافقین پر اتنا غصہ ہے کہ اپنے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

ان تستغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم۔

اگر آپ ان منافقین کے لیے مغفرت مانگیں یا نہ مانگیں اگر ستر مرتبہ بھی مغفرت مانگیں تو اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم سے نوازے اپنے قہر وغضب سے بچائے۔ جو اس کے غصہ میں پھنس گیا اس کا حال بہت برا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم سے منافق بننے سے بچائے اور صحیح دل وزبان سے اسلام کا اقرار کرائے۔ آمین ثم آمین یا الہ العالمین۔

محمدؐ احمدؐ دہم (ب)

سوال ۶۔ ہر بالغ مرد پر جہاد کرنا واجب ہے۔ جہاد کے معنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسلام کو بچانے کی خاطر اپنا گھر بار اور مال و جان قربان کرنے سے کبھی دریغ نہ کرے۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بڑے شوق سے جہاد میں حصّہ لیا کرتے تھے۔ جہاد میں شامل ہونے سے دو ہی نتائج نکلتے ہیں۔ "فتح یا شہادت" ؎

فتح یاب ہو تو پھر غازیوں میں نام ہے
مر گیا تو ہے شہید زندگی دوام ہے

حدیث شریف میں آتا ہے جو مسلمان رات کو سوتے وقت جہاد کی نیت کر کے نہیں سوتا وہ اس رات منافق سوتا ہے۔ اس لیے مسلمان کو چاہیئے کہ ہر وقت جہاد کی نیت رکھے اور دعا کرے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھے جہاد میں ثابت قدم رکھ۔ آمین۔ اگر کوئی شخص جہاد کے لیے کوئی چیز رکھے تو اُسے اس چیز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اگر کسی نے گھوڑا رکھا جہاد کی نیت سے تو جو کچھ گھوڑا کھائے پیئے گا اس کا ثواب آدمی کو ملتا رہے گا۔ اگر تلوار رکھی تو جتنی دفعہ اسے صاف کرے گا اتنا ہی اُسے ثواب ملے گا۔ مسلمانوں کو

چاہیئے کہ جہاد صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرے۔ ایک آدمی نے کوئی نیکی نہ کی ہو لیکن وہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد میں گیا اور شہید ہو گیا تو اللہ تعالے کا فیصلہ ہے کہ وہ سیدھا جنت الفردوس میں بھیج دیا جائے گا میں بھی جہاد کرنے کا شوق رکھتا ہوں۔ یہ میری دلی خواہش ہے کہ میں اسی سال فوج میں چلا جاؤں خدا کرے سب مسلمان جہاد کی نیت رکھیں اور اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جائیں آمین ثم آمین۔

سوال ۷۔ قرآن مجید پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل فرق رونما ہوا ہے۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے میں سینما دیکھنے بہت جاتا تھا۔ لیکن جب سے یہاں پڑھنے لگا ہوں کبھی سینما کی شکل بھی نہیں دیکھی اور نہ ہی آرزو ہے۔ خدا اس سے محفوظ رکھے۔ پہلے آوارہ گردی میں مشغول رہتا تھا اسی وجہ سے پچھلے سال میٹرک کے امتحان میں فیل ہو گیا۔ لیکن جب سے نیک ہدایات ملی ہیں آوارہ گردی نہیں کرتا اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ پاس ہو جاؤں گا۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے پتنگ بازی صرف بسنت کو ہی نہیں بلکہ ہر روز ہوتی تھی۔ اب کبھی پتنگ بازی کا خیال تک نہیں آیا۔ تعلیم دین سے پہلے میں ہر قسم کی برائیاں کرتا تھا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے تقریباً ہر طرح سے ٹھیک ہوں پہلے بدی سے طرح طرح کی مصیبتیں آتی تھیں۔ اب نیکی کی وجہ سے طرح طرح کے فائدے ہوتے ہیں۔ خدا مجھے پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنے کی توفیق عنایت فرمایئے۔ مجھے اور تمام دوسرے مسلمانوں کو روزہ رکھنے، کلمہ پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور حج کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

محمد رضوان ملک (ششم بی)

رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۱ (ب)، مطلب آیت شریف:- یہ جو منافق لوگ ہیں کافروں کے جاسوس ہیں اور یہ مسلمانوں میں مل کر جھوٹے مسلمان بن جاتے ہیں۔ منافق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صرف تین نمازوں میں آتے تھے۔ فجر اور عشاء کی نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے انجام کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ڈالے جائیں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے اور بہشتی بہشت کی طرف تو منافق اکیلے میدانِ حشر میں رہ جائیں گے۔ پھر وہ بہشت کی طرف آئیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے بہشت کے دروازے پر ایک دیوار آ کر کھڑی ہو جائے گی مگر دوزخ کا دروازہ کھلا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان لوگوں کو جہنم کی طرف ہانک دیا جائے گا۔

سوال ۲۔ آیت ۲۰ پارہ ۱۰ ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے بڑے درجے ہیں سو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

ترجمہ آیت شریف ۲۵ پارہ ۱۰:- مدد کر چکا اللہ تعالیٰ تمہاری بہت میدانوں میں اور حنین کے دن جب تم خوش تھے اپنی کثرت پر پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور تنگ ہو گئی زمین تم پر باوجود اپنی فراخی کے پھر تم لوٹے پیٹھ پھیر کر۔

ترجمہ پارہ ۱۰۔ آیت شریف ۲۶:- پھر نازل کیا اللہ تعالیٰ نے دل کا آرام اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور نازل کیں آسمان سے فوجیں جن کو تم نے نہیں دیکھا، اور عذاب دیا کافروں کو۔ یہی سزا تھی کافروں کی۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ توبہ نصیب کرے گا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

ترجمہ آیت شریف ۳۰۔ پارہ ۱۰۔ کہا یہود نے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ اور کہا نصرانیوں نے عیسےٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے۔ ریس کرنے لگے پہلے کافروں کی بات کی۔ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ ان کو کو کہاں بہکے جاتے ہیں۔

سوال ۶:- اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے بڑے فائدے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان جہاد میں مارا جائے تو اُسے مردہ نہیں کہنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک اور زندگی دی جسے ہم لوگ نہیں جانتے حدیث شریف میں آتا ہے کہ شہید کے باقی تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر کسی سے لیا ہوا قرض معاف نہیں ہوتا۔ اگر کوئی جہاد نہیں کرے گا تو کب تک جئے گا۔ آخر دنیا فانی ہے۔ اور اگر کوئی شخص جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے جنت میں بڑا درجہ عطا فرمائیں گے اور جو کوئی شہید نہ ہو گا وہ غازی کہلائے گا۔ اُسے بھی بہت بڑے فائدے ہیں ایک تو یہ کہ اُسے مال ہاتھ آ جائے گا اور حکومت بھی آئے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اور مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا۔

محمد عرفان ملک (ششم بی)

رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور

سوال ۵

کلمہ طیبہ

جب تک انسان کلمہ طیبہ نہ پڑھے تب تک مسلمان نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا مطلب ہے کہ انسان ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ ہی اس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں آذان دی جاتی ہے۔ اس طرح اسے پتہ چل جاتا ہے۔ میں ایک مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں جب وہ بڑا ہو کر نیکیاں کرتا ہے تو اس کے دل پر نور کے نقطے پڑتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دل نور سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی برائیاں کرے گا تو اس کے دل پر سیاہی کے نقاط پڑ جائیں گے۔ اگر کوئی کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد بھی بے حیائی کے کاموں میں لگا رہے گا تو یہ شخص قیامت کے دن رسوا ہو گا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اگر کوئی عیسائی، انگریز، ہندو یا سکھ کلمہ طیبہ سچے دل سے پڑھے تو اس کو پتہ چل جائے کہ اس کے دل کو کیسا سکون ہوتا ہے۔ ایک لوگ وہ بھی ہیں جو بتوں کو پوجتے ہیں۔ اس بات پر مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک ہندو راجے کے ملک میں ایک ریاست تھی جہاں ایک مسلمان نواب حکومت کرتا تھا، اور ہندو راجے کے ملک میں ایک ریاست تھی۔ جہاں ایک مسلمان نواب حکومت کرتا تھا۔ اور ہندو راجے کو خراج دیتا تھا، وہاں ایک بڑے بزرگ تھے جو نواب صاحب کے پیر تھے۔ اس بزرگ نے نواب سے کہا تم کلمہ طیبہ پڑھتے ہو پھر بھی کافروں سے جہاد نہیں کرتے مجھے تھوڑی سی فوج دو میں راجے سے لڑوں گا تو نواب نے کہا میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ سو نواب اور بزرگ دونوں اپنی فوج میدان میں لے آئے۔ ادھر ہندو راجہ بھی اطلاع ملنے پر اپنی فوج سمیت میدان میں آ گیا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ بزرگ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور سیدھی ایک تلوار راجہ کے دل پر ماری، ہندو راجہ مارا گیا اور اُس کی فوج بھاگ گئی۔ جب ہندو راجہ مارا گیا تو اس کی چھاتی پھٹ گئی۔ لوگوں کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ راجہ کا دل ایک بُت کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ شکل اس بُت کی تھی جس کو وہ پوجا کرتا تھا۔ میں کہتا ہوں اگر وہ کلمہ طیبہ پڑھ لیتا تو اس مصیبت میں نہ پڑتا۔ کلمہ طیبہ ہی سب اچھے کام سکھلاتا ہے۔

سوال ۶۔ جہاد فی سبیل اللہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی کرنا اور اگر کوئی مسلمان لڑائی میں مارا جائے تو اس شخص کو شہید کہتے ہیں ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس بات کا یقین کر لے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کرے گا۔ اور جہاد کے لیے تیاری کرتا رہے ہر ایک اپنی توفیق کے مطابق ہتھیار رکھے اور اُن کے استعمال کو سیکھے تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم پر جہاد فرض کر دیا کہ اگر ہم پر جہاد کا وقت آن پڑے تو جان و مال سے جہاد کریں اگر شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں خاص جگہ دے گا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے جب ہندوستان میں مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ ختم ہوتا گیا تو اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو اُن پر مسلط کر دیا اور مسلمان ان کے غلام ہو گئے۔ الجزائر مسلمانوں کا ایک بڑا علاقہ ہے جس پر فرانسیسیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اب چونکہ وہاں کے مسلمانوں نے دلوں میں جہاد کا جذبہ جڑ پکڑ چکا ہے۔ اس لیے وہ ان سے لڑ رہے ہیں اور اپنی جانیں دے رہے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بڑی کامیابی ہو رہی ہے اور وہ دن دور نہیں

جب مسلمان اس ملک پر خود مختار اور آزاد ہوں گے۔ اس مثال سے ہمیں جہاد کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم جہاد فی سبیل اللہ کریں اور دنیا میں اسلام کا چراغ سب طرف روشن کریں۔

کلیم اقبال انور

ششم بی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۱ (ب) مطلب آیت شریف

جو لوگ خوشیاں مناتے ہیں آپ کو تکلیف پہنچنے پر وہ اصطلاح میں منافق کہلاتے ہیں۔ منافق وہ ہیں جو مسلمانوں کے ساتھی بنتے ہیں لیکن جب اپنی ٹولی میں واپس جاتے ہیں تو کہتے ہیں خدا کی قسم ہم تو مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہم ان کے ساتھ نماز اس لیے پڑھتے ہیں کہ وہ ہمیں مسلمان سمجھیں لیکن ہم اُن کو اندر سے نقصان پہنچائیں۔ منافقوں کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ صبح اور عشاء کی نمازوں میں نہیں آتے لیکن باقی تمام نمازیں مسلمانوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ صبح اور عشاء کی نمازوں میں کیونکہ اندھیرا ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بجلی نہ ہوتی تھی اس لیے مسجدیں اندھیری ہوتی تھیں اور نمازیوں کی پہنچان نہ ہو سکتی تھی وہ موقع تاک کر نماز چھوڑ دیتے تھے۔ اس طرح مسلمان سمجھتے کہ شاید وہ آگے نماز پڑھ رہے ہوں یا شاید ہم آگے ہیں تو وہ پیچھے ہوں وہ باقی نمازیں باقاعدگی سے اس لیے پڑھتے تھے تاکہ مسلمان انہیں پکا اور سچا مسلمان خیال کریں اور اُن سے اپنے کوئی راز نہ چھپائیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو کہا کہ جنگ تبوک میں چلو تو منافق لوگ بہانے بنانے لگے کوئی کہتا میرے بیوی بچے بھوکے مر جائیں گے کوئی کہتا ہمیں مصیبت میں نہ ڈالیے۔ حالانکہ جہاد اللہ تعالیٰ کا حکم اور رحمت ہے۔ نہ جانے منافق کتوں کے دلوں اور دماغوں میں کیا گھُسا ہوا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ قیامت کے روز وہ مسلمانوں کے ساتھ پھرتے رہیں گے اور پہچانے نہیں جائیں لیکن جب مومن اللہ تبارک وتعالیٰ کو سجدہ کریں گے تو منافقوں کی کمر کی ہڈی جڑ جائے گی اس طرح وہ پیچھے گر جائیں گے اور جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

سوال ۲

نمایاں فرق

جب ہم مدرسہ قاسم العلوم میں نہیں پڑھتے تھے تو ہم صرف صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ گندے کام کیا کرتے تھے۔ شیطان ہمیں طرح طرح سے بہکاتا تھا اور شرارتیں کرواتا تھا۔ جب سے ہم یہاں پڑھنے لگے ہیں روزانہ باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ گندے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور شیطان سے دور رہتے ہیں تاکہ وہ ہمیں بہکا نہ سکے۔ اب ہم بجائے دوسری فالتو کہانیاں پڑھنے کے قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اور حدیث شریف سنتے ہیں۔ ہمارے دل سے شرارتوں کا جذبہ بالکل ختم ہو گیا ہے ہمارے استاد صاحب مولانا حمیداللہ ہمیں بڑی اچھی طرح سے پڑھاتے ہیں۔

محمد ہاشم

مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۶:۔ جو شخص جہاد کرتا ہے وہ دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہوتا ہے تو اس کے خون کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں ہوتا اور شہید کی لاش کو زمین نہیں کھاتی۔ جو شخص جہاد کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اُسے جنت الفردوس میں جگہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کو بہت اجر دیتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خاص رحمت سے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ جو شہید ہوتا ہے اُس کی قبر میں اللہ تعالیٰ روشنی کر دیتے ہیں۔ جہاد ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جن لوگوں کو جہاد کرنے کا وقت ملا پھر انہوں نے جہاد نہ کیا تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم رسید کر دیں گے

سوال ۷:۔ جس وقت میں یہاں نہیں پڑھتا تھا تو مجھے دین و دنیا کا کچھ پتہ نہ تھا۔ میں عیسائیوں کے سکول میں پڑھتا تھا وہ صبح کی دعا کے بعد کہا کرتے تھے اے ہمارے خدا ہم تیرے بیٹے تیرے حضور میں حاضر ہوتے ہیں اور اسی طرح کئی مسلمانوں کو مشرک بنا دینے والی باتیں کہتے تھے جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اس نے مجھے یہاں سے نکال کر اپنے دین پر لا کھڑا کیا۔ یہاں پڑھنے سے پہلے مجھے حج، روزہ، نماز، زکوٰۃ اور کلمہ طیبہ کے متعلق پتہ نہ تھا۔ لیکن اب میں خدا کے فضل و کرم سے قرآن مجید حفظ کر رہا ہوں اور پانچوں نمازیں روزانہ پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا عقیدہ بھی درست ہو گیا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور ہمارے استاد صاحب کی شفقت کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے استاد صاحب کو قرآن مجید پڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صفدر حسین صفدر

جماعت ہشتم۔ رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

سوال نمبر ۵۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے وہاں آپ کو پانچ نمازیں روزانہ کا تحفہ دیا۔ اس طرح پانچ نمازیں مسلمانوں پر فرض ہو گئیں۔ نماز پڑھنے والا آدمی کبھی ناپاک نہیں رہتا اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ جو آدمی نماز پڑھتا ہے وہ تمام دن چست و چالاک رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش رہتے ہیں اور اس کی روزی میں بھی برکت کر دیتے ہیں۔ تمام لوگ نمازی آدمی کی عزت کرتے ہیں اور اس کی سچائی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ نماز بے حیائی سے روکتی ہے اور آدمی کے اخلاق درست کرتی ہے۔ اسلام ہمیں آپس میں میل جول سکھاتا ہے۔ ایک دوسرے کی بیمار پرسی کے متعلق دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیوں نہیں آیا۔ اگر پتہ چلے کہ وہ بیمار ہے تو اس کی بیمار پرسی کرنے جاتے ہیں۔ آج کل لوگ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے زیادہ بازاروں میں اڈے جمانے اور گلیوں میں کھڑے ہونے کو فخر سمجھتے ہیں نمازیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تقریباً ۹۹ فیصد لوگ نماز نہیں پڑھتے اور پھر کہتے ہیں کہ ہمیں رزق میں کمی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے رزق کا شکریہ ادا کرتے رہو تو پھر دیکھو رزق میں کتنی برکت ہوتی ہے۔

سوال ۱ جزال مطلب

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

جب حضرت شعیب علیہ السلام مدین کے لوگوں کی طرف مبعوث کئے گئے اس وقت وہ لوگ کم ماپنے اور کم تولنے کی مرض میں مبتلا تھے۔ وہ لوگ طرح طرح سے گاہکوں کو اُن کی چیزیں گھٹا کر دیتے تھے۔ یہ مرض آج کل بھی زور پکڑ چکا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام ان کو ان برائیوں سے روکتے تھے۔ لیکن وہ لوگ آپ کا مذاق اڑاتے اور آپ کی باتوں پر کان نہ دھرتے تھے۔ اسی طرح آج کل علمائے کرام لوگوں کو ان دھوکا بازیوں سے بچنے اور برائیوں کو ختم کرنے کی تبلیغ کرتے ہیں لیکن تاجر لوگ ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان مولویوں کو تجارت کی کیا خبر۔ وہ تجارت میں دھوکہ دہی کو فرضِ عین خیال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ قرآن شریف کی اس آیتِ مبارکہ کا انکار نہ کریں بلکہ اس کی تابعداری میں اپنے سر کو جھکا دیں جو لوگ کم تولتے یا کم ماپتے ہیں، انھیں پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ تمام مال جو انہوں نے اس طریقے سے بچایا وہ قیامت کے روز ان کے اپنے بُرے اعمال کے وزن میں اضافے کا باعث بنے گا۔ اس لیے مسلمان لوگوں کو چاہیئے کہ ہر کام میں دیانتداری برتیں اور خدا تعالیٰ کے حکم کو بجا لائیں۔

عبدالواحد (نہم ب)

اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

سوال ۵

زکوٰۃ

اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ ان میں سے ایک زکوٰۃ

ہے۔ اس کے متعلق قرآنی شواہد۔ ترجمہ پارہ ۱ آیت ۴۳۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

زکوٰۃ غریبوں کو دی جاتی ہے۔ ایک سو روپے کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ یعنی سو روپے پر ۲½ روپے زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ زکوٰۃ اس پر فرض ہے جس کے پاس ۵۲½ تولے چاندی ہو بشرطیکہ وہ مقروض نہ ہو۔ زکوٰۃ ہر سال میں ایک دفعہ نکالی جاتی ہے۔ اگر مال سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے تو وہ مال قیامت کے دن باعثِ عذاب ہوگا۔ اور ان زیورات کو گرم کر کے آدمی کے جسم پر داغے جائیں گے اور فرمایا جائے گا کہ یہ تیرا مال ہے جس کو تم بہت سنبھال کر رکھتے تھے اور زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ آج کل بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے والے قبائل سے جہاد کیا اور ان قبائل کو سیدھے راستے پر لائے۔ برادرانِ اسلام زکوٰۃ کی بہت قیمت ہے مگر ہم نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں کیا کیا حکمتیں پنہاں کی ہیں۔ خدا تعالیٰ مالداروں کو زکوٰۃ دینے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ثم آمین

سوال ۷۔ تعلیم دین ہر عاقل و بالغ مسلمان کے لئے فرض ہے کیونکہ تعلیم دین سے ہی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کرام صلی اللہ علیہ وسلم کیا چاہتے ہیں۔ میں اس مدرسہ میں اڑھائی برس سے تعلیم پا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھ میں بہت فرق آگیا ہے پہلے میں نماز نہیں پڑھتا تھا لیکن اب اگر نماز چھوڑ دوں تو چین نہیں آتا۔ پہلے میں کبھی کبھار جھوٹ بول دیا کرتا تھا۔ لیکن اب جھوٹ بولنا چھوڑ دیا ہے۔ برادرانِ اسلام میں آپ لوگوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ آپ بھی آکر اس مدرسہ میں تعلیم دین حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے استاد صاحب بہت اچھی طرح سبق سمجھا دیتے ہیں جب تک ہمیں سبق کی سمجھ نہیں آتی اسی کو دہراتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ لوگوں کو بھی یہاں آنے کی توفیق دے۔ آمین۔

سوال نمبر ۲۔ آیت شریف ۸۱۔ پارہ ۸ ترجمہ:۔ بے شک تم دوڑتے ہو شہوت کے مارے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر۔ لیکن تم حد سے بڑھ گئے ہو۔

خالد محمود اظہر

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی۔ میکلیگن روڈ۔ لاہور

سوال ۱۔ مطلب آیت شریف:۔ قوم مدین نے اپنے نبی علیہ السلام کی کسی بات کو نہ مانا۔ بلکہ ان کی باتوں کو رد کرتے رہے۔ طعنے دیتے رہے کہ کیا ایسی باتیں تجھے تیری نماز سکھاتی ہے۔ آج کل کے دکاندار کہلاتے تو مسلمان ہیں لیکن مسلمانوں والے کام بہت کم کرتے ہیں۔ مثلاً اوّل تو سودے میں دھوکا ہوتا ہے۔ دوسرے دوکاندار کم تول کر سیر کی بجائے بارہ چھٹانک دے دیتے ہیں۔ پھر کپڑے والے جھوٹی قسمیں کھا لیتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ کپڑا ... روپے گز گھر بھی نہیں پڑتا۔ چاہے ۱۲ روپے گز ہی لائے ہوں یہ بھی سودے میں دھوکا دہی ہے یہ حرام مال باقی حلال مال کو بھی خراب کردے گا۔ ان میں بعض نیک اور سچے تاجر بھی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے اور باقی لوگوں کو بھی راہِ ہدایت دکھادے۔

آمین ثم آمین

سوال ۵

ارکان خمسہ اسلام میں روزہ پر مضمون

سال بھر میں ایک مہینہ مبارک آتا ہے وہ ہے رمضان شریف۔ اس مہینہ میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ رمضان کے متعلق بیان قرآن مجید میں بھی آیا ہے، روزے رکھنے ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے بھی نہیں رکھتے بلکہ روزہ داروں کے سامنے بازاروں میں کھاتے پھرتے ہیں۔ انہوں نے اسلام کو مذاق سمجھ رکھا ہے۔ اگر کوئی روزے نہیں رکھتا تو وہ اپنے کیے کی سزا پائے گا جیسا کوئی کرے گا ویسا بھرے گا۔ مسلمان ہو کر بھی شرم نہیں آتی۔ حالانکہ روزے ہم پر فرض ہیں خداوند کریم ایسے گمراہوں کو نیکی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اگر کوئی دیندار ان لوگوں کو سمجھاتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن ان کو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہماری بھلائی کر رہے ہیں روزہ صرف بھوک کا نام نہیں۔ روزہ ہر چیز کا روزہ ہوتا ہے مثلاً نگاہوں کا روزہ، زبان کا روزہ، ہاتھوں اور پاؤں کا روزہ۔ خدا کرے ہم روزے کا صحیح احترام سیکھیں۔ آمین ثم آمین۔

دل محمد

ہفتم سی۔ وطن اسلامیہ ہائی سکول لاہور

سوال ۱۔ (۱) مطلب آیت شریف: یہ بیماری مسلمانوں میں بھی موجود ہے اس سے مدین والی قوم ہلاک ہوئی۔ مسلمانوں اور قوم مدین میں کیا فرق ہوا کیونکہ جو برائی ان میں موجود تھی وہی مسلمانوں میں بھی ہے۔ اب مسلمانوں کی قوم صرف اس لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچی ہوئی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نیک بندے یہاں موجود ہیں ورنہ یہ لاہور تو غرق ہونے کے قابل ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب اس دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی بندہ نہ رہے گا، تب قیامت آئے گی۔ اس ماپ تول کی کمی سے فساد پھیلتا ہے سو مسلمانوں کو چاہیئے کہ کافروں کی نقل نہ اُتاریں۔ پورا ماپ تول کریں اور نیکی و ایمانداری سے کام لیں۔ خدا ان کو ہدایت دے۔ آمین۔

سوال ۷:۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھ کو ہدایت دی۔ قرآن مجید کی اس درس گاہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ پہلے کبھی مسجد کی طرف دھیان ہی نہ گیا تھا نہ کبھی نماز پڑھی تھی۔ قرآن مجید کی تعلیم کبھی حاصل نہ کی تھی صبح سویرے اٹھتا۔ منہ ہاتھ دھوتا اور سکول چلا جاتا۔ گھر میں آکر باتیں کرتا رہتا اور تمام وقت گڈی بازی میں صرف کر دیتا۔ خدا نے مجھ پر فضل کیا اور میں یہاں داخل ہوگیا۔ تقریباً تین برس سے یہاں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ یہاں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب میں نماز پانچوں وقت ادا کرتا ہوں۔ اب بے فائدہ باتوں سے رُک گیا ہوں خدا سب کو ہدایت دے اور وہ اس درس گاہ میں داخل ہو جائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی اور انکساری سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے دروازے سے نہ ہٹائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یاد کرو گے تم تو میں بھی تم کو یاد کروں گا۔ اور شکر کرو اور کفر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ مجھے میرے اُستاد صاحب اور میرے دوسرے ساتھیوں کو قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتے رہنے۔ اور پڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔ جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اسے سمجھتا ہے پھر وہ بُری راہوں کی طرف پڑ جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے یہاں سے نکال کر کسی اور کو اس کی جگہ لے آتے ہیں۔ میرے سامنے کئی لڑکے آتے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوگیا۔ انہیں اپنی رحمت سے محروم کر کے دنیا کی لعنت میں بھیج دیا۔ اب وہ دنیا میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ کرے۔ آمین ثم آمین۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہے کوئی کسی میں۔ اُن پر مصیبتوں کا پہاڑ آن گرا ہے۔ اگر اب بھی وہ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی کا خواستگار ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیں گے اللہ تعالیٰ میرے راستے سے ہٹے ہوئے ساتھیوں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

بابو محمد شفیع صاحب

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہیڈ آفس لاہور

سوال ۲: پارہ نمبر ۱۰۔ آیت ۵۳۔ ترجمہ۔ کہہ دیجئے خرچ کرو اپنے مالوں کو خوش ہو کر یا ناراض ہو کر۔ ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے۔ یقیناً تم نافرمان ہو۔

آیت ۵۴۔ ترجمہ:۔ اور نہیں موقوف ہوا قبول ہونا ان سے اُن کے مال کا مگر یہ کہ انھوں نے کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں آتے نماز کی طرف مگر ہارے جی سے اور نہیں خرچ کرتے مگر دل سے۔

آیت ۴۲ پارہ ۵۔ ا۔ ترجمہ:۔ اگر مال ہوتا نزدیک اور

سفر ہوتا تھوڑا تو ضرور تابعداری کرتے آپ کی لیکن ان کو سفر کی مسافت دور نظر آتی ہے اور اب قسمیں کھائیں گے اللہ کی۔ اگر ہم کو طاقت ہوتی تو ضرور آپ کے ساتھ نکلتے۔ ہلاکت میں ڈالا انھوں نے اپنے آپ کو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

سوال ۵۔ نماز پڑھنے کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔
۲۔ نماز پڑھنے سے دل کو تسکین ہوتی ہے۔
۳۔ نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔
۴۔ نماز پڑھنے سے انسان کا دل نرم ہوجاتا ہے
۵۔ نماز پڑھنے سے انسان خوش حال رہتا ہے۔
۶۔ نماز شراب سے روکتی ہے۔
۷۔ نماز جوئے سے روکتی ہے۔
۸۔ نماز سے ماں باپ کی تابعداری کی توفیق ہوتی ہے۔

مسلمان ہوتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کریں۔ کیوں کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ۲۷ گنا نیکیاں ملتی ہیں اور گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ ہم تو اس دنیا میں صرف امتحان کے لیے آئے ہیں۔ جو کوئی اچھے اعمال کرے گا بہشت میں پہنچے گا اور جو کوئی برے اعمال کرے گا دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ جو کوئی صبح نماز پڑھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے اور پھر دنیاوی کام شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے برکت دیتے ہیں اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ بجا لاتے رہا کریں۔

سوال ۶ (ب) مطلب آیت شریف:۔ ان لوگوں کو اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے، پھر اس کے بعد دنیا میں جو کوئی جہاد نہیں کرے گا۔ اُسے ذلیل وخوار ہونا پڑے گا اور آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اور جو لوگ دنیا میں اسلام کی خاطر جہاد کریں گے وہ کسی کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ دنیا میں نیک نامی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھی اس کا صلہ پائیں گے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدھے جنت میں جائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی نیت نیک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کی توفیق عنایت فرمائے۔

شیخ محمد اعجاز

سٹوڈنٹ ہیلی کالج آف کامرس۔ لاہور

سوال ۲۔ پارہ ۸۔ آیت ۷۷۔ ترجمہ۔ پھر قتل کیا انہوں نے اونٹنی کو اور نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی۔ اور کہنے لگے اے صالح! لے آ تو جس کا ہم سے وعدہ کرتا تھا اگر تو رسول ہے۔

آیت شریف ۷۸۔ ترجمہ:۔ پھر آ پکڑا اُن کو زلزلے نے پھر وہ رہ گئے صبح کے وقت اپنے گھروں میں اُلٹے پڑے ہوئے۔

آیت شریف ۸۰ ترجمہ:۔ اور لوط علیہ السلام نے جب کہا اپنی قوم سے کہ تم کرتے ہو ایسی بے حیائی جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کی اس جہان میں۔

آیت شریف ۸۲۔ ترجمہ:۔ اور کچھ جواب نہ دیا اُن کی قوم نے صرف یہی کہ کہنے لگے نکال دو اُن کو اپنی بستی سے یہ لوگ بہت زیادہ پاک رہنا چاہتے ہیں۔

سوال ۵۔ حج۔ اللہ کا حق ہے بندوں پر۔ جس شخص کے پاس اتنی دولت ہو کہ جس سے وہ دو طرفہ کرایہ اور وہاں کے اخراجات کے لیے خرچ برداشت کرسکتا ہو تو اس شخص پر حج فرض ہے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم پر حج فرض ہے۔ حج نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔ دولت مند لوگوں کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ایسی دولت کے بچانے میں کچھ فائدہ نہیں۔ یہ دولت صرف دنیا میں کام آسکتی ہے آخرت میں تو صرف لوگوں کے اعمال ہی کام آئیں گے۔ جن لوگوں کے پاس دولت ہے لیکن اُسے بجائے حج کے خرچ کرنے کے بُرے کاموں میں خرچ کردیتے ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سخت سزا پائیں گے۔ لیکن جن لوگوں نے دولت کو حج پر اور دوسرے نیک راستوں پر خرچ کیا وہ اس چیز کا اجر پائیں گے۔ اور رضائے الٰہی حاصل کریں گے۔ اسی طرح باقی ارکان اسلام بھی ادا کرنے بلے حد ضروری ہیں۔

سوال ۶:۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر کہ اس نے مجھے سیدھے راستے کی توفیق دی۔ آج مجھے درس قرآن پاک حاصل کرتے ہوئے تقریباً ایک سال ہوگیا ہے۔ اس مختصر سے عرصے میں ہم نے جو کچھ سیکھا اس پر میں اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہوں اور اپنے ان استاد صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے قرآنِ پاک کا درس اور حدیث شریف کا سبق پڑھایا۔ جب تک انسان کسی عالم کی صحبت میں نہ بیٹھے تب تک وہ مسائل کو اچھی طرح نہیں جان سکتا۔ میں ان لوگوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں جو آخرت کی زندگی میں آرام چاہتے ہیں وہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح راستہ دکھلائے آمین ثم آمین

آفتاب احمد (جماعت دہم)

اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۱ (ا) مطلب:۔ آج کل ہماری قوم میں بھی وہی کمزوری ہے جو قوم مدین میں تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم اگر کسی دکاندار سے کپڑا خریدنے جاتے ہیں تو وہ کپڑا بڑی تیزی سے ماپتا ہے اس تیزی میں وہ کپڑا کم کر جاتا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ جب ہم گھر آ کر کپڑا ماپتے ہیں تو وہ ضرور گز آدھ گز کم نکلتا ہے۔

سوال ۶:۔ تعلیم دین ہمارے لیے اتنی ضروری ہے جتنی دنیا کی تعلیم بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جب سے میں اس مدرسہ میں داخل ہوا ہوں اس وقت سے اب تک مجھ میں بہت فرق نمایاں ہوا ہے۔ وہ یہ کہ میں پہلے عام لڑکوں کی طرح تھا، آوارہ پھرتا، نہ چھوٹے بڑے کے آداب کے متعلق کچھ علم تھا اور نہ ہی سچی بات کرتا تھا۔ اب خدا کے فضل وکرم سے میں پہلے کی طرح آوارہ گردی نہیں کرتا چھوٹوں کو پیار اور بڑوں کا ادب کرتا ہوں اور ہمیشہ سچی بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں یہاں تعلیم حاصل کرنے سے پہلے فلمیں دیکھتا تھا اور کئی طرح کے بُرے کام کرتا تھا۔ اس طرح وقت ضائع کرنے سے یہ نتیجہ نکلا کہ میں دنیاوی پڑھائی میں بھی کمزور ہوگیا اور فیل ہوگیا۔

لیکن اسی دن سے میں نے یہاں پڑھنا شروع کردیا اور مجھ میں اپنی دنیاوی پڑھائی میں کوشش کرنے کا جذبہ بھی بڑھ گیا۔ اب میں نے دنیاوی تعلیم میں بھی نمایاں فرق حاصل کرلیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرے استاد صاحب اور میرے والدین کو جنہوں نے مجھے اس کام پر لگایا دنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے بچائے اور ان پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی نیکی کی ہمت اور توفیق دے۔ تاکہ میں دینی تعلیم پڑھوں اور دنیا کی گمراہیوں سے بچوں۔

عطا الٰہی (جماعت ہشتم)

اسلامیہ ہائی سکول خزانہ گیٹ۔ لاہور

سوال ۱ (ا) مطلب آیت شریف:۔ ان لوگوں کو اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں یعنی منافقوں کی دنیاوی زندگی بھی بُری گزری اور آخرت میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو جہنم رسید کریں گے۔ کیوں کہ یہ لوگ کافروں کے ساتھ تھے جب سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جہنم میں چلے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود بناتے تھے۔ تو منافقوں کو بھی جہنم میں دھکیل دیا جائے گا اور وہ پڑے ہوں گے جہنم کے سب سے نچلے درجے میں۔

سوال ۵۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ اس شخص پر لگتی ہے جس کے پاس ۵۲ تولہ چاندی ہو اور ایک برس گزر جائے اُسے چاہیئے کہ ۱۰۰ روپے میں سے ۲½ روپے کسی غریب مسکین یا نادار کو بطور زکوٰۃ دے دے۔ جو شخص فرض زکوٰۃ نہیں دیتا

وہ فاسق ہوتا ہے۔ زکوٰۃ یتیموں، بیواؤں اور غریب لوگوں کو دینی چاہیئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر فرض ہے ویسے بھی یہ انسانیت کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اگر وہ خود کھا پی رہا ہے تو اس کے آس پاس کوئی بھوکا نہ ہو۔ بعض لوگ ہزاروں، کروڑوں کے مالک ہوتے ہیں، لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے اُن کے مال پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بربادی اور تباہی پڑ جاتی ہے ہزاروں طریقوں سے خراب ہو جاتی ہے یا پھر مقدمہ میں لگ جاتی ہے۔ جس مال میں سے زکوٰۃ نکال دی جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت میں بھی جزا دے گا۔ جو لوگ دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں یا زکوٰۃ دیتے ہیں وہ قبول نہیں ہوتی بلکہ الٹا گناہ ہی ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو زکوٰۃ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال ۶: جہاد فی سبیل اللہ ہم پر فرض ہے۔ مسلمانوں نے جب سے جہاد چھوڑا ہے وہ دوسری قوموں کے غلام ہو گئے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے جہاد چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر انگریزوں کو مسلط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاد کا بہت بڑا اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مت کہو ان کو مردہ جو مارے گیے اللہ کی راہ میں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھتے۔

سوال ۲ پارہ ۱۰۔ آیت شریف ۴۴۔ ترجمہ۔ نہیں اجازت مانگتے آپ سے وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر اس لئے کہ جہاد کریں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔

زاہد جاوید بٹ

ہفتم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۶۔ جہاد اس لڑائی کو کہتے ہیں جو دین اسلام کو پھیلانے کے لیے لڑی جائے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہر مسلمان پر فرض ہے اگر ضرورت محسوس ہو تو نابالغوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جو شہید ہو جائے اُسے غسل نہیں دینا چاہیئے بلکہ اُسے اسی خون والے کپڑوں میں دفن کر دینا چاہیئے۔ شہید کی نماز جنازہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مذہب میں پڑھنی جائز ہے۔ قیامت کے دن شہید اپنے قاتل کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لے جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں بھیج دیں گے اور شہید کو جنت میں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن شریف میں کئی بار جہاد کی خوبیاں بیان فرماتے ہیں۔ پارہ ۱۰۔ آیت شریف ۶۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں " اے نبی علیہ السلام شوق دلائیے مسلمانوں کو جہاد کا۔ اور سورۂ بقرہ کی آیت ۱۵۴ میں فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم کو ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ انفال میں فرماتے ہیں کہ تیاری کرو جہاد کی جہاں تک تم کو طاقت ہو پلے ہوئے گھوڑوں سے یا جس چیز کی تم کو طاقت ہو۔ اس زمانے میں گھوڑے اور تلواریں ہتھیار ہوتے تھے۔ لیکن اب بندوقیں اور رائفلیں وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد کرنا نصیب کرے اور شہادت عطا کرے آمین ثم آمین۔

سوال نمبر۳- پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت شریف ۴۶

ترجمہ:- اور اگر وہ ارادہ کرتے ہیں آپ کے ساتھ نکلنے کا تو ضرور تیاری کرتے اس کے لیے کچھ سامان کی لیکن پسند نہ آیا اللہ تعالیٰ کو اُن کا تیار ہونا۔ پھر اُن کو روک دیا اور حکم ہوا بیٹھے رہو بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ۔

راحت منیب ملک

فرسٹ ایئر کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور

سوال ۱: مطلب آیت شریف:- یہ بیماری آج کل کے لوگوں میں بھی موجود ہے۔ مثلاً کم ماپنا، کم تولنا اور کسی کا مال گھٹا کر واپس کرنا۔ اگر کپڑا گاہک کو دینا ہو تو بھی ایمانداری کا ثبوت دو اور اگر دودھ ماپنے لگو تو ایسے طریقے نہ ڈھونڈو جن سے گاہک کو دودھ کم جائے۔ عموماً لوگ دودھ کے برتن چھوٹے رکھتے ہیں۔ اسی طرح کپڑا بیچنے والے گز چھوٹے رکھتے ہیں۔ اسی طرح وہ ایک دن میں کافی کپڑا یا دودھ بچا لے گا۔ اور یہ مال جو وہ لوگ اکٹھا کر رہے ہیں یہ دوزخ کی آگ ہے جو قیامت کے دن انھیں ملے گی۔ یہ تمام مال حرام کا مال ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ ہم تول میں بھی انصاف سے کام لیں۔ لوگوں کو دوسروں کا مال گھٹا کر واپس دینے کی عادت بھی آج کل بہت عام ہے۔ مثلاً آپ نے کسی کے پاس کچھ گھی رکھوایا کہ بھی واپسی پر لیتا جاؤں گا۔ جب آپ واپس گھی لینے آئیں گے تو گھی بجائے پانچ سیر کے چار سیر بارہ چھٹانک ہوگا۔ یہ ہے دوسروں کا مال گھٹا کر دینا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان بُری عادتوں سے ہمیں بچائے۔ آمین

سوال ۵ مسلمان ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس شخص کو کلمۂ طیبہ آتا ہو۔ کلمہ طیبہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ یہ ارکان خمسہ کا سب سے پہلا رکن ہے۔ کوئی کافر جب مسلمان ہونا چاہتا ہے تو پہلے اس کلمۂ طیبہ پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ جہاد کے موقع پر جو کافر یا مشرک کلمہ پڑھ لے اسے قتل نہ کیا جائے۔ اس سے کلمہ طیبہ کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے کہ چاہے کوئی صرف اوپرے دل ہی سے جان بچانے کے لیے بھی کلمہ پڑھ لیتا تھا تو اس کو قتل نہ کیا جاتا تھا۔

فخرالدین

فرسٹ ایر۔ اسلامیہ کالج لاہور

سوال ۱ (ب) مطلب۔ جن لوگوں کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ انھیں منافق کہا جاتا ہے۔ ان کی دنیاوی زندگی ایک الجھن سی ہوتی ہے کیونکہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم آپ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں اور ہم سچے دل سے مسلمان ہیں۔ اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ ہم بھی جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں سے جدا ہو کر کافروں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں سے یونہی مذاق کرتے ہیں۔ اب اُن کا مختصر سا اُخروی انجام سُنیئے۔ کیونکہ دل سے یہ لوگ بے ایمان ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا جیل خانہ یعنی جہنم ان کا ٹھکانہ ہے اور قرآن حکیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یقیناً منافقین کے لیے جہنم کا گہرا طبقہ ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہو جائے گا جہنمی لوگ جہنم میں چلے جائیں گے اور جنتی لوگ کھڑے ہوں گے، اپنے رب کے انتظار میں تو اُن کے ساتھ یہ منافق بھی ہوں گے، اللہ تعالیٰ مومنین سے پوچھیں گے کہ تم کس کے انتظار میں کھڑے ہو تو وہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے رب کو ملنا ہے جس کی ہم عبادت کیا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیا تم اپنے رب کو پہچان لو گے تو وہ کہیں گے "ہاں" پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی پنڈلی پر سے حجاب اٹھائیں گے۔ تو سب لوگ سجدے میں گر پڑیں گے لیکن اس وقت ان منافقوں کی کمر اکڑی کی طرح سیدھی کر دی جائے گی اور جب یہ سجدہ کرنے لگیں گے تو پیچھے کی طرف گر پڑیں گے۔ اس طرح ان لوگوں یعنی منافقوں کا ذلیل پن قیامت کے دن بھی ظاہر ہو جائے گا۔ آخر کار اپنے ساتھیوں یعنی جہنمی لوگوں سے جا ملیں گے۔

محمد اقبال احمد

ہفتم بی۔ اسلامیہ ہائی سکول لاہور

سوال ۲ - پارہ ۸ - آیت ۸۴ - ترجمہ :- اور ہم نے بارش کی اُن پر پتھروں کی۔ پھر دیکھو مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

پارہ ۸ آیت شریف ۸۳ - ترجمہ :- پھر ہم نے نجات دی حضرت لوط علیہ السلام کو اور اُن کے گھر والوں کو سوائے ان کی بیوی کے پھر وہ رہ گئی وہاں رہنے والوں میں۔

پارہ ۸ - آیت ۶۵ - ترجمہ :- اور قوم عاد کی طرف بھیجا اُن کے بھائی ہود علیہ السلام کو فرمایا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم نہیں ڈرتے۔

سوال ۶ - اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت جگہ فرمایا ہے۔ لڑو اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ جو لوگ جہاد نہیں کرتے اُن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لڑائی ہو رہی تو جو شخص بھی اس وقت بھاگے گا وہ خدا کا غضب لے کر پیچھے لوٹے گا۔ جو شخص دکھلاوے کے لیے جہاد کرے گا تا کہ لوگ کہیں کہ دیکھو کیسا بہادر ہے تو اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب کی بجائے عذاب ملے گا۔ اور جو شخص یہ خیال کرے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ راضی ہو جائیں اور وہ جہاد میں شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے سیدھا جنّت میں بھیج دیتے ہیں۔ اب میرے دل میں یقین ہے کہ لوگ جہاد کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے آمین

سوال ۷ :- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب ہم میں بہت سا فرق پڑ گیا ہے۔ پہلے ہم آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے۔ گلی ڈنڈے کھیلتے گپیں مارتے۔ بازاروں میں بیٹھتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم سیدھے راستے پر آ گئے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب بہت اچھی طرح سے پڑھاتے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ میرے دوسرے بھائی جو آوارہ گردی کرتے ہیں، آ کر یہاں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کریں آمین۔

زاہد عبید ملک

نہم ب۔ سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہور

سوال ۸

نماز

نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ دن میں پانچ مرتبہ پڑھنی فرض کی گئی ہے۔ نماز ہمیشہ جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ" اس طرح مسلمان وقت کا پابند ہو جاتا ہو جاتا ہے۔ نماز کے لیے وضو فرض ہے۔ جو لوگ دن میں پانچ مرتبہ وضو کرتے ہیں۔ اُن کا جسم صاف رہتا ہے اور اس کے جسم سے بدبو نہیں آتی۔ اس طرح کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں نماز باجماعت پڑھنے سے اپنے رشتہ داروں سے اور دوسرے قریبی لوگوں سے دن میں پانچ مرتبہ ملاقات ہو جاتی ہے۔ نماز پڑھنے سے اور بھی بہت سے فائدے ہوتے ہیں جو ہم لوگوں کو معلوم ہی نہیں۔ نماز سے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رہتا ہے۔ اگر انسان نماز نہ پڑھے تو سارا دن سست رہتا ہے۔ کوئی اور کام کرنے کو دل نہیں کرتا۔ نماز پڑھنے سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ ہر کام میں برکت پڑتی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ نماز پڑھنے کا اصل فائدہ آخرت میں ملے گا جس کا ہم لوگ دنیا میں اندازہ نہیں کر سکتے۔ بشرطیکہ نماز سچے دل سے پڑھی گئی ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں۔ وہ لوگ بہت بد قسمت ہیں جو کہ اسلام جیسے مذہب میں داخل نہیں ہوتے۔ خدا کے فضل سے ہم بہت خوش قسمت لوگ ہیں جو دین اسلام میں داخل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے واقف ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

سوال ۱۰ - جہاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے کو کہتے ہیں۔ اگر مسلمان جہاد نہ کرتے تو کافر لوگ دنیا میں اسلام کا نام تک نہ رہنے دیتے۔ اسلام دنیا میں مسلمانوں کے خون کی وجہ سے زندہ ہے۔ جو جہاد میں مارا جائے وہ شہید اور جو جنگ کر کے واپس آ جائے وہ غازی ہے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا انعام ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسلام کی مخالف کسی بھی جماعت کو زندہ نہ رہنے دیں انہیں دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ آج کل الجزائر میں مسلمان فرانس جیسے زبردست دشمن اسلام سے ٹکرا رہے ہیں۔ یہی حال مسلمانوں کا ہندوستان میں ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص مدد اور رحمت سے نوازے۔ آمین۔

محمد منیر

کلاس نہم - اسلامیہ ہائی سکول مستی گیٹ لاہور

سوال ۲ پارہ ۱۰ - آیت ۴۳ - سورہ توبہ

بخشے آپ کو اللہ تعالیٰ۔ آپ نے کیوں اجازت دے دی اُن کو یہاں تک کہ آپ پر ظاہر ہو جاتے سچے لوگ اور آپ جان لیتے جھوٹوں کو۔

پارہ ۱۰ آیت ۴۴ سورہ توبہ

نہیں اجازت مانگتے آپ سے وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر اس لیے کہ جہاد کریں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں پرہیز گاروں کو۔

پارہ ۱۰ - آیت ۳۰ سورہ توبہ ترجمہ

اور یہود نے کہا کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ اور نصرانیوں نے کہا کہ مسیح اللہ تبارک و تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ باتیں کرنے لگے ہیں اپنے منہ سے۔ یہ ریس کرنے لگے ہیں پہلے کافروں کی بات کی، ہلاک کرے ان کو اللہ تعالیٰ کہاں گمراہ ہوئے جا رہے ہیں۔

پارہ ۱۰ آیت ۳۲ سورہ توبہ۔ ترجمہ کافر لوگ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی روشنی کو اور اللہ تبارک و تعالیٰ پورا کر کے رہیں گے اپنی روشنی کو۔ اور اگرچہ کافر لوگ بُرا منائیں۔

زبیر گل ریز

دالیف۔ ایس سی اسلامیہ کالج لاہور

سوال ۵ :- ارکان خمسہ جو دین اسلام میں بنیادی ستونوں کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسے انسان کے جسم میں حواس خمسہ کی ہے۔ کلمہ طیبہ ان ارکان میں سے ایک ہے۔ جو کوئی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور سچے دل سے اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو گا اور کلمہ طیبہ کی نافرمانی کرنے والے جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے قیامت کے دن جب اللہ تبارک و تعالیٰ نیک لوگوں کو جنت میں اور گنہگاروں کو جہنم میں ڈال دے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ مبارک ڈال کر بہت سے آدمی جہنم سے نکال لے گا۔ وہ ایسے ہوں گے جن کے دل میں کلمہ طیبہ کا ایمان ہو گا۔ پھر دوسری بار بھی ایسے بہت سے آدمی نکال لے گا۔ وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے ایک دفعہ بھی سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھا۔ پھر تیسری مرتبہ بھی ایسے ہی کریں گے۔ حتیٰ کہ جہنم سے وہ تمام لوگ نکل آئیں گے۔ جن کے دل میں کلمہ کا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا۔ کلمہ کا مطلب ہے۔ اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے دل سے اس

پر ایمان لانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

سوال ۷ ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس بھلائی کے راستے لگایا ۔ ہماری بُری عادتوں میں دن بدن کمی ہوتی جا رہی ہے ۔ میرے خیال کے مطابق ہم میں عملی کردار کی نسبت روحانی کردار میں زیادہ تبدیلی آچکی ہے ۔ کیوں کہ ہر روز سننے سے مثلاً مسائل ہمارے دماغوں میں بیٹھ چکے ہیں ۔ برائی اور بھلائی ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہیں ۔ اب ہمارے دلوں میں اچھے اعمال کا شوق پیدا ہو گیا ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسی راستے پر لگائے ۔ ہمیں اس میں استقامت دے اور ہمارے استاد صاحب کو اس کا اجر عظیم دے ، آمین ثم آمین

سوال ۲ پارہ ۸ آیت ۷۷ ۔ پس قتل کر دیا انھوں نے اونٹنی کو اور نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور کہنے لگے لے آ اے صالح! جس چیز سے تو ہم کو ڈراتا تھا اگر تو رسول ہے

عبدالقادر زبیر

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی میکلیگن روڈ لاہور

سوال نمبر ۵ ۔ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے ہم مسلمان اور کافر میں فرق کر سکتے ہیں ۔ نماز کسی کسی کے دکھلاوے کے لیے نہ پڑھنی چاہیئے ۔ نماز خدا کی خوشنودی کے لیے پڑھنی چاہیئے ۔ یہ نیک کام ہے اور اس سے ہم پر خدا کی طرف سے رحمت نازل ہوتی رہتی ہے اگر ہمیں کوئی کہے چلو نماز پڑھنے کو کہتے ہیں ذرا ٹھہر جاؤ لیکن اگر کوئی سینما چلنے کی دعوت دے تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں کہ کہیں دیر نہ ہو جائے ۔ سینما دیکھنے ہم وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے ہیں کہ کہیں ٹکٹ نہ ملیں لیکن نماز کے لیے وقت سے بھی بعد ۔ ہم سب کو چاہیئے کہ مل کر مسجدوں کو آباد کریں ، اور ہمارا خدا اس بات کو دیکھ کر ہماری ضروریات کو پورا کر دے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پکا نمازی بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

سوال ۶ ۔ پارہ ۸ ۔ آیت ۸۶ ۔ ترجمہ ۔ اور نہ بیٹھو ہر راستے میں ۔ ڈراتے رہو اور روکتے رہو اللہ تعالیٰ کے راستے سے جو ایماندار ہیں اور ڈھونڈتے ہو اس میں کجی ۔ اور یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور کیا تم کو زیادہ ۔ اور دیکھو حال ان لوگوں کا جو فساد مچاتے تھے ۔

پارہ ۸ ۔ آیت ۶۷ ترجمہ ۔ کہا ہود علیہ السلام کہ اے میری قوم میں بالکل بے عقل نہیں ہوں میں تو بھیجا ہوا ہوں اپنے رب کا ۔

پارہ ۸ ۔ آیت شریف ۶۵ ترجمہ اور قوم عاد کی طرف بھیجا اُن کے بھائی ہود علیہ السلام کو ۔ انہوں نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔

سوال ۷ ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ہزار ہا شکر ہے کہ جس نے ہم کو نیکی کی توفیق دی ۔ ہمیں اپنے استاد صاحب کی وجہ سے نیکی اور بدی کا پتہ چلتا ہے ۔ پہلے پہل ہم کو ترجمہ سمجھنے میں بہت دشواری پیش آتی تھی ۔ لیکن اب تو خدا کا کرم ہے ہم آسانی سے قرآن مجید کا ترجمہ کر سکتے ہیں خدا کرے ہم یہاں سے پورے طرح مسلمان بن کر نکلیں یہ نہ ہو کہ پڑھنے کے بعد بھی کورے کے کورے ثابت ہوں ۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس جہالت کے دور میں ہمیں سیدھا راستہ مل گیا ۔ خدا کرے ہم اس سے فیض یاب ہوتے رہیں ۔ آمین ثم آمین

محمد عبدالماجد قریشی

جماعت دہم ۔ پاک لینڈ ہائی سکول وسن پورہ لاہور

سوال ۲ ۔ پارہ ۸ ۔ سورۃ الاعراف آیت ۸۲ :۔ اور انہوں نے کوئی جواب نہ دیا مگر یہ کہ نکالو ان کو یہاں سے ۔ یہ لوگ بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں ۔

پارہ ۸ آیت ۶۸ :۔ ترجمہ پہنچاتا ہوں تم کو اپنے رب کے پیغامات اور میں تمہارا معتبر خیر خواہ ہوں

سوال ۷ :۔ جب سے میں نے تعلیم دین سیکھنی شروع کی ہے ۔ اس وقت سے مجھ میں کئی نمایاں فرق پیدا ہو گئے ہیں ۔ پہلے مجھے حلال و حرام کی تمیز نہ تھی ۔ ہم نماز باقاعدہ نہیں پڑھتے تھے ۔ چغل خوری کیا کرتے تھے ۔ قرآن شریف نہیں پڑھتے تھے ۔ لڑائی جھگڑے کیا کرتے تھے اور دیگر برائیاں کیا کرتے تھے ۔ دوسروں میں عیب نکالتے تھے اور جھوٹی تہمتیں لگاتے تھے ۔

لیکن اب ہمیں حلال و حرام کے کاموں میں فرق معلوم ہو گیا ہے ۔ نماز باقاعدہ پڑھتے ہیں اور کبھی نماز قضا نہیں کی ۔ قرآن شریف روزانہ پڑھتا ہوں ۔ اب کسی پر تہمت نہیں لگاتا ۔ اور نہ ہی لڑائی جھگڑا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بُری باتیں ہمارے دل سے نکل چکی ہیں ۔ اب ہم ہدایت کی راہ پر آ رہے ہیں ۔ خداوند کریم ہمیں اور ہمارے دوسرے دوستوں کو بھی سیدھے راستے پر چلائے ۔ آمین ثم آمین

سوال نمبر ۹ ۔ حدیث شریف ۱۳۰ ۔ ترجمہ ۔ حضرت انس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں قیامت کے دن جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا ۔ تو دربان بولے گا ۔ کہ تم کون ہو ۔ میں کہوں گا کہ محمد ۔ تو کہا جائے گا کہ مجھے تمہارے متعلق ہی کہا گیا تھا ۔

عبدالغفار

سرتاج کمپنی سائیکل ورکس ۔ گلبرگ لاہور

سوال ۵ ۔ نماز ایک نہایت اچھی چیز ہے ۔ ہر مسلمان پر فرض ہے نماز برائی کی باتوں ، بُرے کاموں اور بے حیائی سے روکتی ہے ۔ انشاءاللہ نمازی کی قبر میں نور ہو گا ۔ نماز اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ۔ نماز اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد کا سب سے بہتر طریقہ ہے ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیتے ہیں ۔ بے نماز کی قبر کو اللہ تعالیٰ جہنم کا گڑھا بنا دیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو نہیں پڑھتے انھیں نماز کا شوق دے ۔ نماز پڑھنے والے کے رزق میں اللہ تبارک و تعالیٰ برکت دیتے ہیں ۔ جس نے نماز قائم کی اس نے دین قائم کیا ۔

سوال نمبر ۲ آیت ۲۱ ۔ پارہ ۱۰ ۔ ترجمہ :۔ خوشخبری دیتا ہے اُن کے رب کی طرف سے رحمت کی اور رضا مندی کی اور جنت کی اور اس میں ہمیشہ کے لیے آرام ہے ۔

آیت شریف ۲۲ ۔ پارہ ۱۰ ۔ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر ہے ۔

سہیل احمد

جماعت ہفتم (ایف ۔ ڈبلیو ۔ آر) ماڈل سکول لاہور

سوال ۱ ۔ (ب) ، کہہ دیجئے کہ ہم کو کچھ نہیں ہو گا مگر وہ جو لکھ دیا ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے ۔ وہی ہے ہمارا کارساز اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے ۔

سوال ۲ پارہ ۱۰ آیت نمبر ۱ ۔ بری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان سے جن کے ساتھ تمہارا عہد تھا ۔

پارہ ۱۰ ۔ آیت شریف ۳۰ ۔ ترجمہ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور کہا نصاریٰ نے کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے ۔ یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے ۔ ریس کرنے لگے ہیں پہلے کافروں کی ہلاک کرے ان کو کہاں گمراہ ہوئے جاتے ہیں ۔

آیت شریف ۵۲ پارہ ۱۰ ۔ ترجمہ :۔ کہہ دیجئے کیا انتظار کرو گے ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کا اور ہم بھی منتظر ہیں تمہارے حق

کہ بھیجے اللہ تعالیٰ عذاب اپنی طرف سے یا ہماری طرف سے یا ہمارے ہاتھوں ۔ سو تم بھی منتظر رہو ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں ۔

سوال ۶ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے اس لیے نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی فرض ہمارے ذمہ آتے ہیں ۔ ان میں سے ایک جہاد کرنا بھی ہے ۔ جہاد کے معنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافروں سے لڑنا ہے ۔ بعض مرتبہ جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے ۔ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائیں اور تمام گناہ جو ساری عمر کرتے رہے ہیں معاف ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ پارہ ۱۰ میں فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے ۔ نیک عمل کئے اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور ہجرت کی اور خرچ کیا اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے ۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی اِن کی آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔ اس لیے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ جب بھی موقع ملے وہ ضرور جہاد کریں ۔ آمین ثم آمین ۔

منور علی

طالب علم مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال نمبر ۷ ۔ مجھے اس مدرسہ میں آتے ہوئے قریباً آٹھ ماہ ہو گئے ہیں ۔ جب میں یہاں نہیں آیا کرتا تھا ۔ بُرے کام کرتا تھا ۔ اپنے ہمسایوں کو گالیاں دیتا تھا ۔ رشتہ داروں کو تنگ کرتا تھا ۔ جوا کھیلتا تھا ۔ راستے میں جب کوئی شخص گزرتا تو اس کو پتھر مارتا ۔ جب سے اس مدرسہ میں پڑھنے آیا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی سب بُری عادتیں چھوڑ دی ہیں ۔ پھر میں نے دین سیکھنا شروع کر دیا ۔ میں نے اپنے چند ایک ساتھیوں کو بھی یہاں آنے کا مشورہ دیا جو اب پڑھنے آتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے بُرے راستوں پر پڑے ہوئے تھے ۔ سگریٹ نوشی کرتے تھے لیکن اب وہ بُری عادتیں چھوڑ کر ہر ایک سے بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں ۔ ہمیں اخلاق کا پتہ چل رہا ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دین نہ سکھاتا تو ہم بھی سیدھے دوزخ میں جاتے ۔ پھر ہم نے پانچ وقت کی نماز پڑھنی شروع کر دی ہے ۔ اس مدرسہ میں ہم قرآن مجید کا اور حدیث شریف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھتے ہیں ۔ حدیث وہ ہے کہ جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صحابہ کرامؓ نے یاد کر لیا اور اُسے آگے دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کرتے گئے اس طرح دین اسلام کی تعلیم ہم تک پہنچی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے ۔

سوال ۷ آیت شریف ۷۳ پارہ ۸ ۔ ترجمہ ۔ اور قوم ثمود کی طرف بھیجا اُن کے بھائی صالح علیہ السلام کو فرمایا انہوں نے اسے میری قوم ! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اُس کے سوا تمہارا کوئی نہیں ۔ یقیناً آ پہنچی نشانی تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ۔ یہ اونٹنی ہے اللہ تعالیٰ کی نشانی تمہارے لیے ۔ سو چھوڑ دو اس کو کہ کھاتے اللہ تعالیٰ کی زمین سے اور نہ ہاتھ لگاؤ اِسے بُرے طریقے سے ۔ پھر آ پکڑے گا تم کو دردناک عذاب ۔

محمد سرور

جماعت ششم ۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۱ ۔ (ب) مطلب آیت شریف ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان لوگوں کو بُری لگتی تھی ۔ یہ منافق لوگ دل ہی دل میں کڑھتے تھے ۔ اور اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مصیبت آتی تھی جیسے جنگ کے دوران میں مصیبتیں آتی ہیں تو یہ لوگ بہت خوشیاں مناتے تھے اور اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے کہ دیکھا ہم کتنے ہوشیار رہیں کہ تکلیفوں سے بچے رہے ۔

سوال ۶ :۔ جہاد مسلمانوں کے لیے بہت ضروری ہے ۔ مسلمانوں نے جب سے جہاد چھوڑا ہے تو دوسری قوموں کے غلام ہو گئے ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو مسلط کر دیا ۔ جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت اجر قائم کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ مت کہو اُن کو مردہ جو مارے گئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ۔ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس سے پہلے کہ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرے اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں ۔ جنت میں شہیدوں کے لیے بہت اونچا مقام مقرر کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جہاد کرنے اور شہید ہونے کی توفیق دے آمین

سوال ۷ ۔ جب یہاں نہیں پڑھتا تھا تو بہت ہی خراب ہو چکا تھا ۔ بدکاریاں کرتا ، گالیاں نکالتا ۔ گولیاں کھیلتا ، ماں باپ کو تنگ کرتا تھا لیکن اب اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس مدرسہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک راستے پر لگا دیا ہے

فائز ملک

جماعت پنجم :۔ رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

سوال ۲ :۔ پارہ ۱۰ ۔ آیت شریف ۵۵ ۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۔

پارہ ۱۰ آیت ۲۲ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔

پارہ ۱۰ آیت شریف ۵۷ ۔ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۔

اعظم علی

جماعت پنجم ۔ ایم سی پرائمری سکول چوک وزیرخان لاہور

سوال ۲ ۔ پارہ ۸ ۔ آیت شریف ۶۰ ۔ ترجمہ :۔ کہا ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہ ہم تجھ کو بالکل گمراہ دیکھتے ہیں ۔

سوال ۲ ۔ آیت ۶۱ ۔ ترجمہ :۔ کہا انہوں نے اسے میری قوم میں بالکل گمراہ نہیں لیکن میں رسول ہوں پروردگار عالم کا ۔

آیت شریف ۶۳ ۔ ترجمہ ۔ کیا تم کو تعجب ہوا ہے کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایک شخص کی زبانی جو تم میں سے ہے ۔ تاکہ ڈرائے تم کو اور بچو تم اس سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

سوال ۵ ۔ جو شخص کلمہ طیبہ نہیں پڑھے گا ، اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ دوزخ میں ڈال دیں گے ۔ وہ شخص کافر ہو گا ۔ کلمہ طیبہ پڑھ کر ہی انسان مسلمان بنتا ہے ۔ کلمہ میں اور بھی بہت سی برکتیں ہیں ۔

سوال ۷ ۔ پہلے میں بازاروں میں پھرتا ، گالیاں نکالتا ، اور ہزاروں قسم کی شرارتیں کرتا تھا ۔ اب خدا کے فضل و کرم سے ہم قرآن مجید اور حدیث شریف کے سیدھے راستے پر آ گئے ہیں ۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس راستے پر لگائے رکھے ۔ آمین ۔

محمد اشرف

جماعت ششم ۔ اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ لاہور

سوال ۲ ۔ پارہ ۱۰ آیت شریف ۳۶ ۔ ترجمہ :۔ مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے بارہ ماہ (۱۲) اللہ تعالیٰ کے حکم میں جس دن پیدا کیے آسمان اور زمین ۔ اُن میں پیدا کئے چار مہینے ادب کے ۔ یہی ہے صحیح دین ۔ سو ظلم نہ کرو اپنے اوپر ان چار مہینوں میں اور قتل کرو مشرکوں کو ہر حالت میں جیسے وہ تم سے لڑتے ہیں ہر حال میں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ساتھ ہے ڈرنے والوں کے

آیت شریف ۳۸ ۔ پارہ ۱۰ ۔ ترجمہ ۔ اے ایمان والو ۔ تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم کو کہا جاتا ہے ۔ کہ نکلو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ۔ تم گرے جاتے ہو

زمین پر۔ کیا تم راضی ہو گئے ہو دنیا کی زندگانی پر آخرت کو چھوڑ کر۔ سو کچھ نفع نہیں دنیا کی زندگانی کا آخرت کے مقابلہ میں مگر بہت تھوڑا۔

آیت ۳۹۔ پارہ ۱۰۔ ترجمہ:۔ اگر تم نہ نکلو گے تو عذاب دے گا تم کو اللہ تعالیٰ دردناک عذاب اور بدلہ میں لائے گا اور لوگ تمہارے۔ اور کچھ نہ بگاڑ سکو گے اس کا اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں پر قادر ہے۔

سوال ۵:۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا ہے جو اس مدرسہ میں داخل کروا دیا ہے ہم نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا پہلے ہم بہت خراب تھے، لیکن اب قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دروازے پر ہی رکھے آمین ثم آمین

محمد افضل

ششم ب۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۲:۔ حدیث شریف ۱۲۸ ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلا میں ہوں گا جس کی قبر کھلے گی اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

سوال ۲۔ پارہ ۸۔ آیت شریف ۸۰:۔ اور کہا حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے۔ تم کرتے ہو ایسی بے حیائی جو کسی نے نہیں کی تم سے پہلے جہان میں۔

پارہ ۸۔ آیت ۸۱۔ تم دوڑتے ہو مردوں کے پیچھے شہوت کے مارے عورتوں کو چھوڑ کر۔

پارہ ۸۔ آیت شریف ۸۲:۔ اور جواب دیا ان کی قوم نے۔ نکالو اس کو اپنی بستی سے یہ لوگ بہت پاک صاف رہنا چاہتے ہیں۔

مطلب حدیث شریف ۱۳۰:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن بہشت کے دروازے پر آؤں گا، دروازہ کھٹکھٹاؤں گا وہ پوچھے گا تو کون ہے میں کہوں گا "محمد" وہ کہے گا تیرے لیے ہی مجھ کو حکم ہوا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔

محمد شعیب

اسے۔ آر۔ کو۔ انڈسٹریز۔ لاہور

سوال ۱:۔ ترجمہ آیت شریف:۔ اور مدین والوں کی طرف بھیجا اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو۔ انہوں نے فرمایا۔ اے میری قوم! اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرو۔ نہیں تمہارا معبود اُس کے سوا کوئی اور آچکی تم میں نشانی تمہارے رب کی طرف سے۔ سو پورا کرو ماپ کو اور تول کو اور نہ گھٹا کر دو لوگوں کو اُن کی چیزیں۔ اور نہ فساد مچاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد۔ یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان والے ہو۔

سوال نمبر ۲۔ پارہ ۸۔ آیت شریف ۵۲۔ ترجمہ یقیناً بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کی طرف سو کہا انہوں نے اے قوم عبادت کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کی۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ میں خوف کرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا۔

محمد عبداللہ

جماعت چہارم۔ ایم سی پرائمری سکول لاٹن سبحان خان شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور۔

سوال نمبر ۲۔ پارہ ۸۔ آیت شریف ۷۷۔ ترجمہ:۔ پھر مار ڈالا انہوں نے اونٹنی کو اور نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی۔ اور کہا اے صالح لے آ وہ چیز جس سے تو ہم کو ڈراتا تھا۔ اگر تو رسول ہے۔

سوال ۴:۔ جب تک انسان کلمہ طیبہ نہ پڑھے تب تک وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کا مطلب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ کلمہ میں بڑی برکتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جمیل احمد

جماعت پنجم:۔ ایم سی پرائمری سکول لاٹن سبحان خان شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور۔

سوال ۳۔ ترجمہ حدیث شریف ۱۲۸:۔ حضرت ابی ہریرۃ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سردار ہوں گا آدم کی اولاد کا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں گا۔

سوال:۔ حج کرنے کا مطلب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کرنا۔ امیر لوگ جن کے پاس دولت کی کثرت ہے ان کے لیے حج کرنا ضروری ہے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہوئے کہ ہم پر حج فرض ہے حج نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔ دولت مند لوگوں کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ایسی دولت کا کچھ فائدہ نہیں۔ یہ دولت صرف یہیں کام آئے گی۔ اور آخرت میں اُن لوگوں کے عمل کام آئیں گے۔ جن لوگوں کے پاس دولت ہے اور انہوں نے اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور حج کیا وہ لوگ آخرت میں اس کا اجر پائیں گے اور رضا الٰہی کو حاصل کر لیں گے۔

محمد شبیر

جماعت ہفتم سٹی مسلم ہائی سکول۔ سید مٹھا۔ لاہور

سوال ۱:۔ اور مدین والوں کی طرف بھیجا اُن کے بھائی شعیب علیہ السلام کو کہا انہوں نے اے میری قوم۔ عبادت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی تمہارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا۔ یقیناً آپہنچی دلیل تمہارے رب کی طرف سے سو پورا کرو ماپ اور تول کو اور نہ گھٹا کر دو لوگوں کو اُن کی چیزوں اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سوال ۲:۔ پارہ ۸۔ آیت شریف ۷۳۔ اور قوم ثمود کی طرف بھیجا اُن کے بھائی صالح علیہ السلام کو۔ کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی۔ تمہارا کوئی معبود نہیں اس کے سوا۔ یقیناً آچکی دلیل تمہارے رب کی طرف سے یہ اونٹنی ہے اللہ تعالیٰ کی تمہارے لیے نشانی۔ سو چھوڑ دو اس کو کہ کھائے اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے۔ سو اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ بُرے طریقے سے پھر آ پکڑے گا تم کو دردناک عذاب۔

پارہ ۸۔ آیت شریف ۷۴۔ اور یاد کرو جب کہ تم کو سردار کیا قوم نوح کے بعد اور ٹھکانہ دیا تم کو زمین میں۔ بناتے ہو تم نرم زمین میں محلات تراشتے ہو پہاڑوں میں گھر۔ سو یاد کرو احسان اللہ تعالیٰ کے۔ اور نہ مچاؤ زمین میں فساد۔

بچوں کا صفحہ

شداد کی جنت

(محمد عبد اللہ حیدر آبادی - متعلم دار العلوم - دیوبند)

ایک گاؤں کے قریب دریا تھا۔ وہاں دھوبی کپڑے دھویا کرتے تھے۔ آج اتفاق سے دھوبیوں کو دریا کے کنارے ایک کشتی نظر آئی۔ اس میں ایک حسین وجمیل شیر خوار بچّہ اپنی مُردہ ماں کے پاس پڑا کھیل رہا تھا۔ دھوبیوں نے اس میں سے بچہ کو نکال لیا اور اس کی ماں کی لاش کو دفن کر دیا۔ وہیں ایک مہتر رہتا تھا۔ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس نے بچّہ کو اپنا بیٹا بنا لیا اور پالنے لگا۔ جب بچّہ سات برس کا ہوا تو ابھی سے اس کی چال ڈھال اور بات چیت بتانے لگی کہ لڑکا بہت تیز ہے۔ ایک دن وہ لڑکا آبادی کے باہر بچّوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، کہ یکایک شور ہوا کہ بادشاہ کی سواری آ رہی ہے۔ یہ سُن کر سب بچّے خوف سے بھاگ گئے۔ مگر یہ لڑکا ایک اُونچی جگہ کھڑے ہو کر بادشاہ کی سواری اور فوج دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد بادشاہ کی سواری اور فوج آگے چلی گئی۔ راستہ میں گری پڑی چیز کی خبر گیری کے واسطے فوج کے پیچھے پیچھے چند آدمیوں کو مقرر کیا جاتا تھا۔ وہ آدمی بھی آ رہے تھے۔ ان میں سے کسی کو ایک پوٹلی ملی۔ اس میں سرمہ دانی اور سلائی تھی۔ اس آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ میں نے سرمہ پایا ہے اور اپنی آنکھوں میں لگانا چاہتا ہوں۔ تبلاؤ مناسب ہے یا نہیں؟

ساتھیوں نے کہا کہ راستہ میں گری ہوئی چیز کا استعمال میں لانا ٹھیک نہیں ہے۔ اب تم سرمہ لگانا ہی چاہتے ہو تو بغیر آزمائش کے اپنی آنکھوں میں لگانا مناسب نہیں ہے۔ بہتر صُورت یہ ہے کہ کسی دُوسرے کی آنکھ میں لگاؤ۔ اگر نقصان نہ دے تو تم بھی استعمال کر لو۔ اس آدمی نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ وہاں کوئی بڑا آدمی تو نظر نہ آیا یہ لڑکا دکھائی دیا۔ آدمی نے لڑکے کو آواز دی اور کہا کہ سُرمہ لگا لو۔ آنکھوں کو فائدہ دے گا۔ اس پر وہ دوڑتا ہوا آیا اور سُرمہ لگوا لیا۔ سُرمہ لگتے ہی اسے تمام زمین کے خزانے صاف نظر آنے لگے۔ لڑکا چالاکی اور دانائی سے جھُوٹ مُوٹ رونے لگا، چلّانے لگا کہ تم نے میری آنکھیں پھوڑ ڈالیں میں بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہاری شکایت کروں گا اور سزا دلواؤں گا۔ انہوں نے جو یہ باتیں سُنیں تو سرمہ وہیں چھوڑا اور اپنی جان بچا کر بھاگے۔ لڑکا چالاک اور مکّار تو تھا ہی۔ سُرمہ دانی لے کر اپنے گھر آیا اور سب قصّہ اس مہتر کو سنا دیا۔ مہتر نے کہا کہ جب سب لوگ رات میں سو جائیں اور چاروں طرف سنّاٹا چھا جائے اس وقت، تم کو جہاں خزانے نظر آتے ہوں وہاں سے کھود کر گدھوں اور خچروں پر لاد کر گھر لے آنا۔ چالاک لڑکے نے اس پر عمل کیا۔ چند روز میں اس کے پاس بہت دولت جمع ہو گئی۔ اور اس نے دولت کے زور سے گاؤں والوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ وہاں کے سرداروں کو قتل کرا دیا۔ تھوڑے ہی دن کے بعد بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو اس لڑکے نے اپنی دولت کے زور سے تخت پر قبضہ کر لیا رفتہ رفتہ اور ملک بھی اس نے فتح کر لئے اور بڑے بڑے بادشاہ اس کے سامنے جھکنے لگے۔ اب اس کے دل میں غرور پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ خدائی کا دعوٰی کر بیٹھا۔ اس زمانے کے عالموں اور واعظوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم جو خدائی کا دعوٰے کر رہے ہو یہ بات بالکل غلط ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرو گے تو جنّت میں جاؤ گے۔ بادشاہ نے جنّت کی حقیقت اور تعریف دریافت کی۔ علماء نے جو کچھ جنّت کے متعلق اگلے انبیاء سے سُنا تھا بیان کر دیا۔ بادشاہ کے دل میں غرور تو پیدا ہو چکا تھا اس نے کہا کہ مجھے جنّت ونّت کی حاجت نہیں۔ میرے پاس بہت کچھ مال ہے اور میں بھی جنّت بنا سکتا ہوں۔ چنانچہ ملک کے مشہور کاریگروں اور معماروں کو جنّت بنانے کا حکم دیا۔ وہ جنّت بارہ سال کی مدّت میں تیّار ہوئی۔ مغرور بادشاہ بڑے کرّ و فر کے ساتھ جنّت کے دروازے پر پہنچا۔ جب اس کا ایک قدم اندر اور ایک قدم باہر تھا، آسمان کی طرف سے ایک خوفناک آواز آئی جس سے سب لوگ ہلاک ہو گئے۔ مغرور بادشاہ بھی وہیں گر پڑا اور مر گیا۔ اور جنّت دیکھنے کی حسرت دل میں لے گیا۔ اس مغرور بادشاہ کا نام شدّاد تھا۔

بچّو! تکبّر کرنے کا نتیجہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے شدّاد کی خوب خبر لی اور سزا دی۔ یاد رکھو۔ غرور کرنا اللہ کو بالکل پسند نہیں۔ اسے تو عاجزی پسند ہے۔ ہم سب کو بھی چاہیئے کہ غرور اور تکبّر سے بچیں اور اپنے اندر تواضع و انکساری پیدا کریں ✣

ایمانداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی شہر میں ایک لکڑہارا رہتا تھا۔ وہ سارا دن محنت کرتا، درخت کاٹتا اور شام کو لکڑیاں بیچ کر اپنا پیٹ پالتا۔ ایک دن وہ ایک دریا کے کنارے کا درخت کاٹ رہا تھا۔ اتّفاق سے اس کی کلہاڑی دریا میں جا پڑی۔ لکڑہارے کو بہت افسوس ہوا وہ دریا کے کنارے بیٹھ کر رونے لگا۔ کچھ دیر بعد ایک آدمی (بقیّہ بر صفحہ ۱۳)

ایڈیٹر
عبید اللہ انور

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمۂ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C. ۲۷۳۰/۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء



فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ ... شائع ہوا